نعمتِ کُبریٰ



میلادِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کا ذکرِ جمیل

تالیف

شیخ الاسلام علامہ ابنِ حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

سالک فضلی

قادری کتب خانہ تحصیل بازار ۰ سیالکوٹ

نعمتِ کبریٰ

میلادِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کا ذکرِ جمیل

تالیف

شیخ الاسلام علامہ ابنِ حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

سالک فضلی



قادری کتب خانہ تحصیل بازار ۰ سیالکوٹ

نام کتاب : النعمۃ الکبریٰ علی العالم فی مولدِ سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم

مصنف : علامہ شہاب الدین احمد بن حجر مکی علیہ الرحمۃ

ترجمہ : پروفیسر میاں محمد طفیل سالک فضلی ایم۔اے، ایل ایل بی

کتابت : عبدالمنان خوشنویس

تعداد : ایک ہزار

زیر اہتمام : محمد ضیاء اللہ قادری خطیب جامع مسجد علامہ عبدالحکیم سیالکوٹ

ناشر : قادری کتب خانہ ۔ سیالکوٹ

پہلا ایڈیشن : ۹ ربیع الاول شریف ۱۳۹۶ھ

دوسرا ایڈیشن : ۸ شعبان المعظم ۱۴۰۱ھ

قیمت :

انتساب

میں طباعت و اشاعت کی دُنیا میں اپنے اِس نقشِ اوّل کو اُستاذ العلماء، امامُ الفضلاء، مقدام الفقہا، سیّد المحدثین، رئیس المفسّرین، سلطان المتکلمین، بقیۃ السلف، حجۃ الخلف، سیّد السادات حضرت علّامہ ابوالبرکات سیّد احمد صاحب قادری رضوی، مُفتی اعظم پاکستان، مدظلہم العالی و دامت برکاتہم القدسیّہ کی خدمت بابرکت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں کہ یہ حضرت ہی کے علم و فضل کے بحر ناپیدا کنار کا ایک ادنیٰ سا قطرہ ہے۔

ع گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

سالک فضلی

آئینہ

تقریظ

(از جناب پروفیسر محمد اکرم رضاؔ، شعبۂ اردو گورنمنٹ ڈگری کالج، شکر گڑھ)

ہدیۂ تبریک لکھ اے خامۂ عنبر فشار ۔۔۔ سالکِ فضلی کی ادبی کاوشوں پر ہے نکھار
وہ "شہاب الدین احمد ابن حجر الہیتمی" ۔۔۔ عالمِ کامل، فقیہ الدہر، وہ گردوں وقار
مستند ہر دور میں ہے جن کا فرمایا ہوا ۔۔۔ صاحبِ ایمان، مداحِ شہِ والا تبار
"نعمت الکبریٰ علی العالم" ہے تصنیفِ لطیف ۔۔۔ عاشقانِ مصطفیٰ کے واسطے اِک شاہکار
تذکرہ ہے یہ تو اوصافِ شہِ لولاک کا ۔۔۔ اس میں ہے مرقوم میلادِ حبیبِ کردگار
یہ ہے شاہِ دو جہاں کا تذکرۂ معتبر ۔۔۔ وہ شہِ ارض و سما، عرب و عجم کے تاجدار
ایک مدت سے مگر تصنیف یہ نایاب تھی ۔۔۔ اور اس کے ترجمہ کا تھا سبھی کو انتظار
تشنگانِ دید کی اب آرزو پوری ہوئی ۔۔۔ معنوی، صوری محاسن سے مکمل تابدار
ترجمہ یہ نقشِ اوّل سالکِ فضلی کا ہے ۔۔۔ دستِ قدرت نے دیا ہے اپنی رحمت سے سنوار
ترجمہ ایسا کہ موتی ہیں جڑے الفاظ میں ۔۔۔ بندشِ الفاظ اور روحِ معانی آشکار
ترجمہ وہ کیوں نہ ہوگا بے نظیر و بے مثال ۔۔۔ جس کو بخشے ہیں "ابوالبرکاتؒ[1]" سندِ افتخار
جس کو "مولانا سعیدیؒ[2]" نے کیا بے حد پسند ۔۔۔ کیوں نہ وہ محبوبِ خاص و عام ہو لیل و نہار
ناشرِ خوش ذوق ہیں اس کے "ضیائے قادریؒ[3]" ۔۔۔ ہوں گے دنیائے عمل میں کامیاب و کامگار
یہ رہے سنوارتے گر یونہی گیسوئے ادب ۔۔۔ ایک دن ہوں گے یقیناً نابغۂ روزگار

اے رضاؔ یہ ترجمہ مقبولِ خاص و عام ہو
اور دنیائے ادب میں اس کو حاصل ہو وقار

اشارات صفحہ آئندہ پر

انشارات

۱۔ استاذ العلماء، سید المحدثین حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد صاحب قادری دام ظلہ العالی
امیر مرکزی حزب الاحناف لاہور۔

۲۔ مقدام الفضلا، راس المحققین حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب سعیدی
صدر المدرسین جامعہ نعیمیہ لاہور۔

۳۔ فاضلِ اجل، عالم بے بدل حضرت علامہ مولٰنا محمد ضیاء اللہ صاحب قادری
خطیب جامع مسجد علامہ عبد الحکیم سیالکوٹ۔

تقدیم

آئندہ اوراق میں آپ جس نادرِ روزگار کتاب کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں گے ، وہ دسویں صدی ہجری کے جلیل القدر محدث ، مفسر ، فقیہ شیخ الاسلام امام ہمام شہاب الدین احمد بن الحجر الہیتمی المکی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ کی مہتم بالشان تصنیف ہے ، جو انہوں نے حضور سیّد عالم فخرِ آدم و نبی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد شریف کے موضوع پر لکھی ۔ اس موضوع پر اُن کی ایک اور کتاب تحفۃ الاخیار فی مولد المختار بھی ہے ، جو دمشق میں ۱۲۸۳ھ میں چھپی ۔

شیخ الاسلام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ رجب ۹۰۹ھ / ۱۵۰۴ء کے اواخر میں الغربیہ (مصر) کے محلہ ابی الہیتم میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے ہیتمی کہلاتے ہیں ۔ والد بچپن ہی میں فوت ہو گئے ۔ بعد میں ان کی تربیت و کفالت کی ذمہ داری، اُن کے والد کے استاد مشہور صوفی بزرگ شیخ شمس الدین ابن ابی الحمائل (م ۹۳۲ھ) اور اُن کے شاگرد شمس الدین بن محمد الشناوی رحمہما اللہ تعالیٰ نے قبول کی ۔ الشناوی نے انہیں غوث العالم سید احمد البدوی قدس سرہٗ کے زاویہ (خانقاہ) میں داخل کرا دیا ۔ جب انہوں نے وہاں سے ابتدائی تعلیم و تربیت حاصل کر لی ، تو تکمیلِ علوم کے لیے جامع ازہر بھیج دیا ۔ نو عمری کے باوجود وہاں شیخ الاسلام زکریا الانصاری عبد الحق السنباطی (م ۹۳۱ھ) ، شہاب الدین احمد بن الرملی (م ۹۵۸ھ) ، ناصر الدین الطبلاوی (م ۹۶۶ھ) ، ابو الحسن البکری (م ۹۵۲ھ) اور شہاب الدین ابن

النجار الحنبلی (م ۹۴۹ھ) رحمۃ اللہ علیہم ایسے فضلائے روزگار کے سرچشمۂ علم سے سیراب ہوئے ۔ بمشکل بیس سال کے ہوئے تھے کہ علوم اسلامیہ اور فقہ میں نام پیدا کرلیا اور انہیں افتاء اور درس وتدریس کا اجازہ مل گیا ۔

۹۳۳ھ میں پہلی بار حج بیت اللہ شریف کی سعادت سے مشرف ہوئے اور دو سال تک وہاں مقیم رہے ۔ وہاں انہوں نے جس فقیہانہ طرزِ تصنیف کی ابتدا کی تھی ، اسے مصر میں آکر بھی جاری رکھا ۔ ۹۳۷ھ میں دوبارہ اہل وعیال کے ہمراہ حج کے لیے مکۂ مکرمہ گئے اور کچھ عرصہ وہاں قیام پذیر رہے ۔ ۹۴۰ھ میں تیسری بار حج کی سعادت حاصل کرنے کے لیے مکۂ معظمہ گئے تو وہاں مستقل سکونت اختیار کرلی اور درس وتدریس اور تصنیف وتالیف میں ہمہ تن منہمک ہوگئے ۔ ۳۴ سال تک مفتیٔ حرم رہے ۔ فقۂ شافعیہ کے زبردست مؤید اور ترجمان تھے ۔ دور دراز سے لوگ آکر ان سے فتویٰ طلب کیا کرتے تھے ۔ ۲۳ رجب ۹۷۴ھ/ ۲۴ فروری ۱۵۶۷ء کو مکہ ہی میں وفات پائی اور المعلاۃ کے قبرستان میں دفن ہوئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کثیر التصانیف بزرگ تھے ۔ ان کی کتابوں میں حسب ذیل بالخصوص قابلِ ذکر ہیں :-

۱- الفتاوی الکبریٰ (الھیتمیہ) الفقہیہ (طبع قاہرہ ۱۳۰۸ھ) اس میں علیحدہ علیحدہ عنوانات پر ان کے کئی طویل رسالے شامل ہیں ۔

۲- الفتاویٰ الحدیثیہ (طبع قاہرہ ۱۳۰۷ھ) الفتاوی الکبریٰ کا ذیل ہے ۔

۳- تحفۃ المحتاج لشرح المنہاج (بولاق ۱۲۹۰ھ) امام نووی کی کتاب منہاج الطالبین کی شرح جو الرملی کی النہایہ کے ساتھ شافعی مذہب کی مستند درسی کتاب متصور ہوتی تھی ۔

۴۔ الصواعق المحرقۃ فی الرد علی اہل البدع والزندقۃ ۔ ردِّ روافض میں ایک محدثانہ کتاب ہے۔

۵۔ کتاب تطہیر الجنان واللسان من الخطور والتقوۃ ثلب سیدنا معاویہ بن ابی سفیان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب پر مشتمل ہے اور ان پر اعتراضات کا علمی جائزہ ہے۔ صواعق محرقہ کے حاشیہ پر چھپی ہے۔

۶۔ الزواجر (فی النہی) من اقتراف الکبائر (طبع قاہرہ ۱۳۲۵ھ)

۷۔ کف الرعاع من محرمات السماع (کتاب مذکور کے حاشیہ پر ہے)

۸۔ المنح المکیۃ فی شرح الہمزیہ (البوصیریہ) (طبع قاہرہ ۱۳۰۷ھ، ۱۳۳۲ھ) امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے قصیدہ ہمزیہ کی شرح ہے۔

۹۔ الجوہر المنظم فی زیارت القبر المکرم (قاہرہ ۱۳۳۱ھ) حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مطہرہ کی زیارت بابرکت کے فضائل آداب پر مشتمل ہے۔

۱۰۔ الخیرات الحسان فی مناقب الامام اعظم ابو حنیفہ النعمان (قاہرہ ۱۳۰۵ھ و ۱۳۲۶ھ) اس کا اردو ترجمہ، مفتی شجاعت علی قادری نے فرمایا ہے جسے مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی نے آب و تاب سے شائع کیا ہے۔

۱۱۔ فتح المبین شرح الاربعین (مصر ۱۳۰۷ھ) اربعین نووی کی شرح ہے)

۱۲۔ شرح لقصیدہ البردہ (مصر ۱۳۰۷ھ) امام بوصیری کے قصیدہ بردہ شریف کی مکمل شرح ہے۔

۱۳۔ فتح الجواد فی شرح الارشاد (مصر ۱۳۰۵ھ) فقہ شافعی پر ابن المقری کی الارشاد کی شرح۔

۱۴۔ مناسک الحج (مصر ۱۳۲۳ھ)

۱۵۔ تحفۃ الاخبار فی مولد المختار (دمشق ۱۲۸۳ھ)

امام کے مکمل حالات اور تصانیف کے لیے مستشرق براکلمان کی تاریخ ادب عربی (GAL)، حبیب الزیات کی خزائن الکتب فی دمشق وضواحیہا، یوسف العش کی فہرس المخطوطات دار الکتب الظاہریہ (دمشق ۱۹۲۷ھ)، سرکیس کی معجم المطبوعات العربیہ (قاہرہ ۱۳۲۶ھ)، ابن العماد کی شذرات الذہب فی اخبار من ذہب (قاہرہ ۱۳۵۰ - ۱۳۵۱ھ)، الشوکانی کی البدر الطالع (قاہرہ ۱۳۴۸ھ) خفاجی کی ریحانہ، نواب صدیق حسن خان کی اتحاف النبلاء، اسدی کی طبقات الشافعیہ، عبد الحئی لکھنوی کی الفوائد البہیہ، علی مبارک کی الخطط الجدیدہ، طاش کوپر زادہ کی مفتاح السعادہ، حاجی خلیفہ کی کشف الظنون اور اسماعیل پاشا محمد امین کی ایضاح المکنون فی الذیل کشف الظنون (طبع بغداد) ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

زیرِ نظر کتاب النعمۃ الکبریٰ علی العالم فی مولد سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے موضوع پر لاجواب کتاب ہے۔ اس کی استنادی اور افادی حیثیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے معجزات سے متعلق اس کی عبارت کو، اپنی شہرۂ آفاق کتاب حجۃ اللہ علی العالمین کے مقدمہ میں من وعن نقل کیا ہے۔ اس کتاب کا ذکر اسماعیل پاشا کی ایضاح المکنون فی الذیل کشف الظنون (طبع بغداد) کی جلد ۴ ص ۶۶۱ پر بھی موجود ہے۔

کتاب دیکھ کر یہ حقیقت بالکل واضح اور مبرہن ہو جاتی ہے کہ محفل میلاد شریف کی شرعی حیثیت کو اکابر علماء و محدثین نے نہ صرف تسلیم کیا ہے، بلکہ اس کے فضائل و برکات بیان کر کے اس کی پُر زور ترغیب بھی دلائی ہے۔ اس سے میلاد شریف کے بارے میں مخالفین کے تمام اعتراضات باطل ہو جاتے ہیں۔

اہلِ ذوق کو مدت سے اس کتاب کی تلاش تھی۔ خدا بھلا کرے حسین حلمی صاحب کا، جنہوں نے مکتبہ ایشیق استنبول کی طرف سے اس کو عربی ٹائپ میں،

بہترین گٹ اپ کے ساتھ شائع کرادیا اور یوں یہ تاریخی دستاویز، حسن طباعت و اشاعت کا مرقع بن کر اہل علم کے پاس پہنچی۔

مگر اس کتاب سے صرف عربی دان علماء ہی مستفید ہو سکتے تھے اور ضرورت اس امر کی تھی کہ اسے اُردو میں منتقل کیا جائے تاکہ ہمارے ملک کا عام پڑھالکھا طبقہ بھی اس کے سرچشمۂ فیض سے سیراب ہو سکے۔

ناظرین کرام کو ممنون ہونا چاہیے، حکیم اہل سنت حضرت مولانا محمد موسیٰ صاحب امرتسری صدر مرکزی مجلس رضا لاہور کا، جنہوں نے فاضلِ اجل حضرت مولٰنا محمد ضیاء اللہ صاحب قادری کو اس کے ترجمہ کی طرف توجہ دلائی اور مولٰنا نے عدمِ فرصت کا بہانہ بنا کر اس کارِ عظیم کی ذمہ داری میرے ناتواں کندھوں پر ڈال دی۔

میں حجۃ اللہ علی العالمین کے ترجمہ میں مصروف تھا۔ اور پہلی جلد قریب التکمیل تھی۔ مگر کتاب کو دیکھا اور مولٰنا کے ارشاد کو۔ مجالِ انکار نہ پائی اور اس کو اُردو میں ڈھالنے کی ذمہ داری قبول کرلی۔ ظاہر ہے کہ مجھ ایسا بے بضاعت اس کام کو آسانی سے سرانجام نہیں دے سکتا تھا اور اب اگر یہ ترجمہ آپ کے سامنے ہے۔ تو یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظرِ رحمت کا کرشمہ۔ کہ ربیع الاوّل شریف کے اس ماہ مقدس میں، حضور کے میلاد شریف پر یہ عدیم المثال کتاب منظر عام پر آرہی ہے۔

؎ این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اور ؎ میری طلب بھی اُنہی کے کرم کا صدقہ ہے
قدم اٹھتے نہیں اُٹھائے جاتے ہیں

یہ میری خوش قسمتی ہے کہ اس ترجمہ کو استاذ العلماء، سید المحدثین حضرت علامہ

ابوالبرکات سیّد احمد صاحب قادری رضوی مفتی اعظم پاکستان دامت برکاتہم العالیہ نے ابتداء سے انتہا تک سُنا اور جا بجا اصلاح فرمائی۔

مقدام الفضلاء رئیس المحققین حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب سعیدی مدظلہم العالی کا بھی میں شکر گذار ہوں کہ انہوں نے بھی ترجمہ کو جا بجا سنا اور جہاں کہیں ضروری سمجھا، اصلاح تجویز کی۔ یہ حقیقت ہے کہ ان جلیل القدر اہلِ علم کے بغیر، یہ ترجمہ، موجودہ صورت میں کبھی آپ کی خدمت میں نہیں پہنچ سکتا تھا۔

ناسپاس گذاری ہوگی اگر یہاں اپنے محترم رفیق کار جناب پروفیسر محمد اکرم صاحب رضاؔ شعبۂ اردو گورنمنٹ ڈگری کالج شکرگڑھ کا ذکر نہ کروں جنہوں نے اس ترجمہ کو دقتِ نظر سے پڑھا اور زبان و بیان پر نظرِ ثانی کے لیے اپنے گرانقدر ادبی مشوروں سے نوازا۔

میں یہ چاہتا تھا کہ ترجمہ کی تقدیم کے طور پر محفلِ میلاد کی شرعی و تاریخی حیثیت پر ایک سیر حاصل مقالہ سپردِ اشاعت کروں۔ مگر وقت کی کمی کے باعث میری یہ حسرت پوری نہ ہو سکی اور اب اس کو کسی اور وقت کے لیے اُٹھا رکھتا ہوں۔

ترجمہ کے ساتھ ہی اصل عربی کتاب کا مکمل متن، استنبول میں چھپنے والے نسخہ کی عکسی طباعت کی صورت میں، شاملِ کر دیا گیا ہے تاکہ جن اہلِ علم تک یہ کتاب نہیں پہنچ سکی، وہ بھی براہِ راست اس سے مستفید ہو سکیں اور طلبائے علوم عربیہ بھی اصل کتاب اور ترجمہ کے تقابلی مطالعہ سے اپنی استعداد کو بڑھا سکیں۔

خدائے بزرگ و برتر اپنے حبیب مکرم، نورِ مجسم، سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہم سب کو حسنِ خاتمہ سے نوازے اور اس ناچیز کاوش کو، اس احقر العباد کے لیے کفارۂ سیّئات بنائے۔ آمین یا الٰہ العالمین

غرض نقشے است کز ما یاد ماند
کہ ہستی را نمی بینم بقائے
مگر صاحبدلے روزے برحمت
کند درِ حق ایں مسکیں دعائے

سالک فضلی

۴ ربیع الاول شریف ۱۳۹۸ھ
موہنی روڈ، لاہور

نظمِ میلاد

از حضرت مولانا عبد السمیع صاحب بیدل قدس سرّہٗ

○

آؤ مشتاقانِ محفل، محفلِ میلاد میں — رحمتیں بے حد ہیں نازل محفلِ میلاد میں

عطر ملنا، بانٹنا شیرینی، سُلگانا بخور — ہیں یہ اُمت کے مشاغل محفلِ میلاد میں

ذکرِ حق، نعتِ پیمبر، اجتماعِ مومنین — جمع ہیں یہ سب فضائل، محفلِ میلاد میں

گھر میں جب دھوپ آگئی گویا کہ سورج آگیا — آں بدولت خود ہیں شامل، محفلِ میلاد میں

قاریٔ میلاد جب اٹھ کر لگے پڑھنے سلام — سب اٹھے محفل کی محفل، محفلِ میلاد میں

حیف اس پر جب کھڑے سب ہوں وہ بیٹھا رہے — ہو کے پابندِ سلاسل، محفلِ میلاد میں

کچھ تو اس محفل میں پایا ہے جو یوں آداب سے
سر کے بل آتا ہے بیدل، محفلِ میلاد میں

○

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

سب تعریفیں اللہ جل مجدہٗ کے لیے ہیں، جس نے سید الانبیاء، مالکِ دوسرا، شفیع روزِ جزا، سیدنا و مولانا و ملجانا و ماوٰنا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ التحیۃ و الثناء کے وجودِ مسعود سے اِس امتِ ضعیفہ کو قوتِ ایمان اور نورِ ہدایت سے سرفراز فرمایا۔ حضورؐ کو اس وقت نبوّت کا تاج پہنایا اور نبی الانبیاء بنایا جب کہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی عالمِ آب و گل میں ہی جلوہ گر تھے نیز حضورؐ کو تمام انبیاء و مرسلین میں خلعتِ انتخاب پہنا کر محبوب و مطلوب بنایا اور جمیع کائنات کے لیے رسولِ رحمت اور طبیب قلوب بنا کر امتیاز بخشا۔ جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے، جو سب سے زیادہ سچا اور صادق القول ہے، حضور سید عالم فخرِ آدم و نبی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرمایا ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ — اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔

(پارہ ۱۷، رکوع ۷) (کنز الایمان ترجمہ قرآن اعلیٰ حضرت مولٰنا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحؒ)

گذشتہ آسمانی کتابیں، جنہیں اللہ رب العزت نے انبیائے سابقین علیہم السلام اجمعین پر نازل فرمایا تھا حضور کی بعثت اور تشریف آوری کی پیشگوئیوں سے بھری پڑی ہیں اور نبیٔ آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح خوشخبری دیتی ہیں، جن کا

نامِ نامی اور اسمِ گرامی احمد ہے۔ اُن میں جس انبیائے کرام اور مرسلین عظام کی فضیلت بیان ہوتی ہے۔ اُن پر حضور کی افضلیت کے اشارے کرتی ہیں۔ مگر ان اشاروں کو اپنانے کا تقاضا اور اُن پر تدبر کا حق سوائے اُمّت محمدیہ کے کسی نے بھی پورا نہیں کیا۔ چنانچہ کفار پر تنقید کرتے ہوئے قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

اَنّٰی لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝ (پارہ ۲۵، رکوع ۱۴)

کہاں سے ہو اُنہیں نصیحت ماننا، حالانکہ اُن کے پاس صاف بیان فرمانے والا رسول تشریف لاچکا۔ (کنزالایمان)

ملاءِ اعلیٰ کے فرشتے، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے منتہائے علم کے بارے میں بحث کرتے رہے لیکن انہیں حضور کی غایتِ علمی کا سراغ نہ مل سکا اور انبیاء بھی حضور کی حقیقت اور مقام و مرتبہ کو نہ پا سکے۔ اس لیے کہ حضور ہی سجدۂ آدم کا راز اور دعائے ابراہیم ہیں۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ اُن پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرما دے بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔ (کنزالایمان)

اللہ جل شانہٗ نے حضور کو اُن الزامات سے بذات خود پاک و منزہ قرار دیا، جو ظالم کفار آپ پر عاید کرتے تھے۔ چنانچہ فرمایا:

وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۝ (پارہ ۳۰، رکوع ۶)

اور تمہارے صاحب مجنون نہیں (کنزالایمان)

نیز قرآنِ محفوظ میں حضورؐ کی حیاتِ طیبہ کی قسم کھائی :

لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝ — اے محبوب تمہاری جان کی قسم ! بیشک وہ اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں۔

(پارہ ۱۴ ، رکوع ۵) (کنزالایمان)

حضورؐ بظاہر سب سے آخر میں تشریف لائے اور آپ کی آمد کے ساتھ تمام سابقہ شرائع منسوخ کر دی گئیں۔ جب کہ حضورؐ نے حضرت جابرؓ سے فرمایا تھا :

كَانَ أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورَ نَبِيِّكَ يَا جَابِرُ ۝ — اے جابرؓ ! اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے تمہارے نبی کے نُور کو پیدا فرمایا۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بوقت میثاق حضورؐ کو سب سے اوّل رکھا۔

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۝ — اور اے محبوب یاد کرو ، جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسےٰ اور عیسےٰ بن مریم سے۔

(پارہ ۲۱ ، رکوع ۱) (کنزالایمان)

نیز حضورؐ کو موجودات کا منبع و سرچشمہ اور اہلِ عرفان کا مرکز و محور بنایا۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۝ (پارہ ۲۲ ، رکوع ۲) — محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ (کنزالایمان)

آنحضرتؐ ہی کائنات کا رازِ حقیقی اور اہلِ سیادت کے ملجا و ماویٰ ہیں۔ جن کی تعظیم و تکریم کو اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کے شرح صدر کا باعث ٹھہرایا ہے :

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○

(پارہ ۵، رکوع ۶)

تو اے محبوب، تمہارے رب کی قسم! وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں۔ پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔

(کنزالایمان)

حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثناء گنہ گاروں کا وسیلہ ہیں، جن کے بارے میں خالقِ برحق نے ہماری ہدایت کے لیے صاف کھول کر بیان فرمایا تاکہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ ہم حضور کے دامنِ رحمت میں کیونکر پناہ و قرار حاصل کریں اور پھر اس طریقہ کو اپنائیں۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○

(پارہ ۵: رکوع ۶)

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

(کنزالایمان)

اے خطاکاروں کی آنکھوں کی ٹھنڈک، اے اللہ کے حبیب! آپ ہی وہ ہستی مقدس ہیں جنہوں نے حق تعالیٰ سے اس شان سے ملاقات کی کہ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ○ اس جلوے اور رائس محبوب میں دو ہاتھ . کا فاصلہ رہا،

بلکہ اس سے بھی کم[1] اور جیسے اور جس قدر اللہ نے چاہا اس کی تجلیات ذات کے مشاہدہ سے یوں مشرف ہوئے کہ نہ آپ کی آنکھ جھپکی اور نہ اِدھر اُدھر ہوئی۔ اس وقت آپؐ کی کیا شان ہو گی جب آپؐ سے کیا گیا وعدۂ ربانی پورا ہو گا۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ۝	اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

(پارہ ۳۰ : رکوع ۱۸) (کنزالایمان)

کیا آپ اُس وقت اپنے مداح خوانوں کو بھول جائیں گے، جن کے دل ہمہ وقت آپؐ کے عشق سے سرشار ہیں۔ آپ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی نظرِ کرم سے سرفراز ہیں اور ہر لمحہ آپ پر رحمت وعنایتِ خداوندی کی بارش ہو رہی ہے جو اس وقت تک جاری رہے گی جب تک کہ آپ کو مقامِ محمود پر فائز نہیں فرما دیا جاتا:

عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا ۝	قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

(پارہ ۱۵ : رکوع ۹) (کنزالایمان)

اللہ تعالیٰ آپ کو زیادہ سے زیادہ درجاتِ قرب سے نوازے جس سے کہ آپ خوش ہو جائیں بے شک آپؐ نے پیغامِ رسالت پہنچا دیا ہے، حقِ امانت ادا کر دیا ہے، اُمت کی نصیحت و خیر خواہی کا فریضہ سرانجام دے دیا ہے اور غم و اضطراب کو دُور کر دیا ہے۔ سبحان اللہ۔ آپ اپنی اُمتِ ضعیفہ کے لیے شفیق و رحمدل باپ سے بھی زیادہ مہربان ہیں۔ فرمان خداوندی ہے:

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا	بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت

---

[1] پارہ ۲۷، رکوع ۵ کنزالایمان

عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○

(پارہ ۲۷: رکوع ۵)

میں پڑنا گراں گزرتا ہے۔ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔ پھر اگر وہ منہ پھیریں تو تم فرمادو کہ مجھے اللہ کافی ہے۔ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔

(کنزالایمان)

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا حَتّٰى تَنَالُوْا جَنَّةً وَنَعِيْمًا

حضور سرور دوجہاں پر درود وسلام پڑھو بار بار سلام، یہاں تک کہ تم جنت نعیم کو حاصل کرلو

يَا اُمَّةً بِنَبِيِّهَا مُتَفَضِّلَةً صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا فِي الْاَوَّلَهْ

اے وہ امت جسے اپنے نبی محترم کی بدولت فضیلت ملی ہے۔ حضور پر پہلی دفعہ صلوٰۃ وسلام پڑھو

اُمَّةُ مُحَمَّدٍ بِالْقُطُوْفِ الدَّانِيَهْ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا فِي الثَّانِيَهْ

امت محمدیہ کو جنت میں پھلوں کے گچھے ملیں گے۔ اس لیے حضور پر دوسری بار درود وسلام پڑھو۔

اُمَّةُ مُحَمَّدٍ بِالْعُلُوْمِ مُتَوَارِثَهْ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا فِي الثَّالِثَهْ

امتِ محمدیہ علوم نبوت کی وارث ہے لہٰذا حضور پر تیسری دفعہ صلوٰۃ وسلام پڑھو

اَجْعَلْ صَلَاتَكَ عَلَى النَّبِيِّ مُتَتَابِعَهْ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا فِي الرَّابِعَهْ

اللہ تعالیٰ نے حضور پر لگاتار صلوٰۃ پڑھنا ہمارے لیے ہی شروع کرایا ہے اس لیے حضور پر چوتھی بار صلوٰۃ وسلام پڑھو۔

يَا مَنْ تَوَرَّقَ لَهُ الْغُصُوْنُ الْيَابِسَهْ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا فِي الْخَامِسَهْ

حضور وہ ذات مقدس ہیں جن کے سبب خشک ٹہنیاں سرسبز ہوگئیں اس لیے حضور پر پانچویں بار درود وسلام پڑھو۔

كُلُّ الْعُلُوْمِ مِنَ الْحَبِيْبِ دَارِسَهْ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا فِي السَّادِسَهْ

تمام علوم حبیب کبریا ہی سے مستفاد ہیں لہٰذا حضور پر چھٹی دفعہ صلوٰۃ وسلام پڑھو

اَلْمَاءُ مِنْ بَيْنِ الْاَصَابِعِ نَابِعَهْ — صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا فِي السَّابِعَهْ

حضور کی انگشتانِ مبارک سے پانی کے چشمے پھوٹے[1] — آپ پر ساتویں بار صلوٰۃ وسلام پڑھو۔

جَاءَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يُبَشِّرُ آمِنَهْ — صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا فِي الثَّامِنَهْ

عبداللہ کے بیٹے، آمنہ کو بشارت دیتے آئے، آپ پر آٹھویں دفعہ صلوٰۃ وسلام پڑھو

وَهُوَ الَّذِي فِي حَضْرَةِ الْقُدْسِ قَدْ سَعَىٰ — صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا فِي التَّاسِعَهْ

حضور ہی وہ ذاتِ اقدس ہیں جو شبِ اسریٰ حضرتِ قدس میں تشریف لے گئے، آپ پر نویں بار صلوٰۃ وسلام پڑھو

أَنْوَارُ مُحَمَّدٍ فِي جَبِيْنِهِ نَاشِرَهْ — صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا فِي الْعَاشِرَهْ

حضور کی جبینِ اقدس سے انوارِ رسالت جلوہ گر تھے — آپ پر دسویں بار صلوٰۃ وسلام پڑھو

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ بِقَدْرِ حُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ
وَكَمَالِهٖ وَعَلٰى وَارِثِ حَالِهٖ

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ — كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ — صَلُّوْا عَلَيْهِ وَآلِهٖ

[1] انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر — ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ
پنجۂ مہرِ عرب ہے جس سے دریا بہہ گئے — چشمۂ خورشید میں تو نام کو بھی نم نہیں
(اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

نبئ محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی فضیلت

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف پڑھنے پر ایک درہم بھی خرچ کیا، وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی تعظیم کی، اس نے گویا اسلام کو زندہ کر دیا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف پڑھنے پر ایک درہم بھی خرچ کیا، گویا وہ غزوہ بدر وحنین میں حاضر ہوا۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں: جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی تعظیم کی اور میلاد خوانی کا سبب بنا، وہ دنیا سے ایمان کی دولت لے کر جائے گا اور جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوگا۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند ہے کہ کاش میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور میں اسے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف پڑھنے پر خرچ کر دوں۔

حضرت جنید بغدادی قدس اللہ سرہٗ فرماتے ہیں: جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی محفل میں حاضر ہوا اور اس کی تعظیم وتکریم کی، تو وہ ایمان کے ساتھ کامیاب ہوگا۔

حضرت معروف کرخی قدس اللہ سرہٗ فرماتے ہیں: جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد شریف کے کھانے کا اہتمام کیا، اعزہ واحباب کو جمع کیا، چراغاں کیا، نئے کپڑے پہنے، خوشبو سلگائی اور عطر لگایا اور یہ سب اہتمام حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کے میلاد شریف کی تعظیم کے لیے کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن انبیاء کے پہلے گروہ کے ساتھ اٹھائے گا۔ اور وہ اعلیٰ علیّین میں جگہ پائے گا۔

وحید العصر، فرید الدہر حضرت امام فخر الدین رازی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس شخص نے بھی نمک، گیہوں یا کھانے کی ایسی ہی کسی اور چیز پر حضور کا میلاد شریف پڑھا تو اس میں اور ہر اس شے میں برکت ہو گی۔ جو اس کھانے میں ملا دی جائے۔ اور یہ کھانا اس وقت تک مضطرب اور بے قرار رہے گا جب تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے کھانے والے کو بخشش نہیں دے گا اور اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف پانی پر ہی پڑھا جائے۔ تو جو شخص اس پانی کو پیئے گا، اس کے قلب میں ہزار نور اور رحمتیں بھر جائیں گی اور ہزار کینے اور بیماریاں نکل جائیں گی۔ جس دن دل بھی مر جائیں گے، اس کا دل نہیں مرے گا اور جس شخص نے حضور کا میلاد شریف سونے اور چاندی کے سکوں پر اور درہم و دینار پر پڑھا اور پھر ان میں دوسرے دینار ملا دیئے تو ان میں بھی برکت واقع ہو جائے گی۔ محفل میلاد منعقد کرنے والا کبھی محتاج نہیں ہوگا۔ اور حضورؐ کی برکت سے کبھی تہی دست نہیں ہوگا۔

حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس نے اپنے دوست احباب کو محفل میلاد کے لیے جمع کیا۔ کھانے کا اہتمام کیا۔ مکان کو خالی کیا، اور احسان و اکرام کیا، خیرات و عطیات تقسیم کیے اور میلاد خوانی کرائی، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو صدیقین، شہدا اور صالحین کے ساتھ اٹھائے گا اور وہ جنتِ نعیم میں داخل ہوگا۔

حضرت سری سقطی قدس اللہ سرہٗ فرماتے ہیں: جس نے کسی ایسی جگہ کا قصد کیا، جہاں میلاد شریف پڑھا جاتا ہے۔ تو اس نے گویا جنت کے باغوں کو میں سے ایک باغ کا قصد کیا کیونکہ اس نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت

ہی ہیں اس جگہ کا عزم کیا ہے ۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

مَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِی فِی الْجَنَّةِ — جس نے مجھ سے محبت کی ، جنت میں میرے ساتھ ہو گا ۔ (الحدیث)

سلطان العارفین امام جلال الدین سیوطی قدس اللہ سرہٗ و نور ضریحہ اپنی کتاب الوسائل فی شرح الشمائل میں فرماتے ہیں ۔ کوئی گھر ، مسجد یا محلہ ایسا نہیں جس میں نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف پڑھا جاتا ہو ، مگر یہ کہ فرشتے اس گھر ، مسجد یا محلہ کو گھیر لیتے ہیں اور اس اہل خانہ پر نزولِ رحمت کی دعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و رضوان اُن کے شامل حال کر دیتا ہے ۔ اور فرشتوں کے سردار جن کے گلے میں نوری طوق پڑے ہیں یعنی جبرائیل ، میکائیل ، اسرافیل ، اور عزرائیل علیہم السلام بھی میلاد شریف کرانے والے پر رحمت کی دعا کرتے ہیں نیز فرماتے ہیں کہ جس گھر میں مسلمان میلاد شریف پڑھتا ہے اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ اس گھر والوں سے ، قحط و وبا ، آتش زنی و غرقابی ، آفات و بلیات ، بغض و حسد ، نگاہِ شر اور چوروں کے خطرے کو دور کر دیتا ہے اور جب وہ مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس پر منکیر نکیر کے جواب کو آسان کر دیتا ہے اور وہ قادرِ مطلق اور مالکِ حقیقی کے ہاں مقامِ صدق میں ہوتا ہے [1]

جو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی تعظیم کرتا ہے اس کے لیے اتنا بیان ہی کافی ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی تعظیم نہیں کرتا ، اگر حضورؐ کی مدح و منقبت میں تمام دنیا بھر دی جائے ، تو بھی اُس کے دل میں نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا نہیں ہو گی ۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ سب کو اُن لوگوں سے بنائے ، جو حضور کی

---

[1] اصل متن میں یہ آیت قرآنی درج ہے : فِی مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ

تعظیم کرتے ہیں اور جو حضور کی قدر و منزلت کو جانتے ہیں اور ہم سب کو حضور کے خاص الخاص محبین اور متبعین سے بنائے۔ آمین یارب العالمین! وصلی اللہ علی سیدنا محمد و علی آلہ وصحبہ اجمعین الی یوم الدین۔

صلوا علیه وسلموا تسلیما   حتی تنالوا جنة ونعیما

لی نبی اسمه محمد یا مولای   لم یزل فضله علینا

اے میرے مولا! میرے نبی محترم کا نام نامی اسم گرامی محمد ہے، اُن کا فضل و کرم ہم پر ہمیشہ رہے۔

هو نبی هو شفیعی یا مولای   غدا من نار القویا

اے میرے مولا! وہ میرے نبی کل قیامت کو، نار جہنم سے (بچانے کے لیے) میرے شفیع ہیں۔

نور البهی من الشمس یا مولای   خصه رب البریا

اے میرے مولا! وہ آفتاب سے بھی روشن تر نور ہیں، پروردگارِ عالم نے انہیں خصوصیت سے نوازا ہے۔

أنطق النخل بفضله یا مولای   وله وجه مضیا

اے میرے مولا! حضور کے فضل و کرم سے درخت گویا ہو گئے، اُن کا چہرہ آفتاب و ماہتاب سے بھی زیادہ روشن ہے۔

قدر تی فوق السماء یا مولای   وارتقی سبعا علیا

اے میرے مولا! حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم آسمان سے اوپر تشریف لے گئے اور ساتوں بلند و بالا آسمانوں سے اوپر چلے گئے۔

نبع الماء من کفه یا مولای   وسقی الجیش الحمیا

اے میرے مولا! ان کے دست اقدس سے پانی کے چشمے پھوٹے جس سے لشکرِ جرار سیراب ہو گیا۔

الفه أقنی کسیف یا مولای   والحواجب أتوریا

حضور کی بینی اقدس بلند اور بانسہ کی طرف مائل تھی گویا شمشیر ہو اور ابروئیں نورانی تھیں۔

خده کالورد الاحمر یا مولای   والعیون الأکحلیا

حضور کا رخسار مبارک سُرخ گلاب کی طرح تھا، اور آنکھیں سرمگیں تھیں۔

شعرہ أدعج مسلس یا مولای شبہ لیل أعتمیا

حضور کے بال مبارک اندھیری رات کی طرح سیاہ اور چھلّے ہوئے تھے۔

فمہ ضیق صغیر یا مولای شبہ خاتم جعفریا

حضور کا دہانۂ اقدس تنگ اور چھوٹا تھا ۔ جعفری انگوٹھی کی طرح

جسمہ أبیض منعم یا مولای شبہ فضہ أحجریا

حضور کا جسم مبارک کان سے نکلی ہوئی چاندی کی طرح سفید اور گداز تھا۔

عنکبوت عشش وخیم یا مولای من کفور الجاھلیا

مکڑی نے (غار ثور کے منہ پر) جالا تنا اور حضور کو جاہل کافروں سے چھپا لیا

زاد شوقی لحبیبی یا مولای وکوانی الھجر کیا

اے میرے مولا! محبوب کے لیے میرا شوق بڑھ چکا ہے اور ہجر و فراق سے میرا سینہ داغ داغ ہے

فاز من صلی علیہ یا مولای بالرضا والجنتیا

اے میرے مولا! جس نے بھی حضور پر درود شریف پڑھا، وہ رضائے الٰہی اور جنت الفردوس کے حصول میں کامیاب ہو گیا۔

وارض عن أصحابہ جمعا یا مولای علی رغم الرافضیا

اے مولا میرے! رافضیوں کے نظریات کے علی الرغم، حضورؐ کے تمام اصحاب کرام سے راضی ہو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أنا أول الناس خُرُوجاً إِذَا بُعِثُوا وَ أَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوا وَ أَنَا خَطِيبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوا ۞ وَإِنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ

حضور نے ارشاد فرمایا کہ جب لوگ اٹھائے جائیں گے تو سب سے پہلے میں قبر سے اٹھوں گا اور جب وہ روانہ کیے جائیں گے تو میں ان کا قائد ہوں گا۔ جب خاموش ہوں گے تو ان کا خطیب ہوں گا۔

ہ اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام ان بھنوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

إِذَا حُبِسُوا وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوا، الْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيحُ حِينَئِذٍ بِيَدِي وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي، يَطُوفُ عَلَيَّ أَلْفُ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُونٌ أَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُورٌ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَى يَوْمِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ ٥

جب روک کے جائیں گے تو ان کی شفاعت کرونگا۔ جب مایوس ہو جائیں گے تو ان کو بشارت دوں گا۔ کرامت و بزرگی اور جنت کی کنجیاں سب میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے اپنے رب کے نزدیک سب سے زیادہ معزز ہونگا ہزار خادم میرا طواف کریں گے گویا کہ وہ چمکتے ہوئے انڈے ہیں یا چمکار بکھیرتے ہوئے موتی اور وہ بڑے حسین و جمیل ہوں گے

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لِي أَسْمَاءٌ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ ٥ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ ٥ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي ٥ وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ، لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ ٥ وَأَنَا الْمُقَفِّي وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ.

حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میرے بہت سے نام ہیں ہیں محمد ہوں یعنی بہت زیادہ تعریف کیا گیا، احمد ہوں یعنی بہت زیادہ حمد کرنے والا۔ میں مٹانے والا ہوں، اللہ تبارک تعالیٰ میرے سبب کفر کو مٹائے گا اور میں جمع کرنے والا ہوں، میرے قدم پر سب جمع ہوں گے۔ میں عاقب ہوں اور عاقب کہتے ہی اسے ہیں جو سب سے پیچھے ہو، میں پیچھے آنے والا یعنی آخر الانبیاء ہوں۔ توبہ کا نبی اور نبیٔ رحمت ہوں۔ (الحدیث)

جمالِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت دراز تھے، نہ پستہ قد۔ سر اقدس بزرگ تھا، داڑھی گھنی اور کندھے فراخ تھے۔ سینہ مبارک سے ناف اقدس تک بالوں کی ایک لکیر تھی۔ جب چلتے تو نیچے پر زور دیتے گویا کسی اونچی جگہ سے اتر رہے ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل میں نے نہ پہلے دیکھا، نہ بعد میں۔ حضور کے سر مبارک اور ریش اقدس میں سفید بال بیس تک نہیں پہنچے تھے۔ رنگ سفید اور روشن تھا۔ سر مبارک کے بال نصف کان تک گرتے تھے۔ چہرہ مبارک گول، سفید اور سرخی مائل تھا۔ بینی مبارک بلند تھی۔ آنکھیں سیاہ تھیں اور پلکیں دراز۔ دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ کیونکہ حضور خاتم النبیین تھے (یعنی تمام پیغمبروں کے اخیر میں تشریف لائے) سب سے زیادہ دریا دل، سب سے زیادہ راست گو، سب سے زیادہ نرم طبع اور شریف خاندان تھے۔ جو بھی آپ کو اچانک دیکھ لیتا ہیبت زدہ ہو جاتا اور جو شخص پہچان کر (یعنی مانوس ہو کر اور آپ کے مقام و مرتبہ سے واقف ہو کر) ملتا جلتا، آپ کا گرویدہ ہو جاتا۔ آپ کا سراپائے جمیل بیان کرنے والا یہی کہتا پایا گیا ہے کہ میں نے حضور انور جیسا جمال و کمال کا مرقع پہلے دیکھا، نہ بعد میں۔[1]

---

[1] اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لم یات نظیرک فی نظرٍ مثل تو نہ شد پیدا جاناں
جگ راج کو تاج تورے سر سوہے تجھ کو شہِ دوسرا جانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وعن ابیہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جوتے مبارک خود مرمت کر لیتے، اپنے کپڑے خود سی لیتے، گھر میں اسی طرح کام کاج کرتے جیسے تم اپنے گھر میں کام کاج کرتے ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کل کے لیے کوئی چیز ذخیرہ بنا کر نہیں رکھتے تھے۔

حضور فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جن فضائل وکمالات سے مخصوص فرمایا گیا، ان میں سے چند یہ ہیں کہ:

— حضرت آدم علیہ السلام اور جملہ مخلوقات کو حضور کی خاطر پیدا کیا گیا۔[1]

— حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بھوکے سوتے لیکن جب صبح اٹھتے تو سیر ہوتے۔ آپ کا رب، آپ کو جنت سے کھانا پلا دیتا تھا۔

— حضور اپنے پیچھے اسی طرح دیکھتے تھے، جس طرح سامنے کو دیکھتے تھے۔

— حضور رات اور تاریکی میں دن اور روشنی کی طرح دیکھتے۔

— جب ٹھوس پتھر پر چلتے، تو قدم مبارک اس میں گڑ جاتے اور قدموں کے نشان اس پر پڑ جاتے۔[2]

— اللہ تعالیٰ نے آپ کو منتخب فرمایا اور برگزیدہ بنایا۔

— آپ کی آنکھیں سوتی تھیں مگر دل نہیں سوتا تھا۔

— حضورؐ کے پسینہ کی خوشبو مشک سے زیادہ عمدہ تھی۔

---

[1] مولانا ظفر علی خان کہتے ہیں

گر ارض وسما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں

—— حضور کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا اور سورج اور چاند کی روشنی میں بھی حضور کا سایہ نظر نہیں آتا تھا۔

—— حضور کے کپڑوں پر کبھی مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔

—— حضور تشریف لے جاتے فرشتے حضور کے ساتھ جاتے اور حضور کے پیچھے پیچھے چلتے۔

—— حضور کے فضائل و کمالات میں سے یہ بھی ہے کہ ہمارے لیے واجب ہے کہ آپ پر صلواۃ وسلام عرض کریں۔

—— صلوا علیه وسلموا تسلیما حتی تنالوا جنة ونعیما

حضورؐ پر صلواۃ و سلام پڑھیں تا کہ اس سے برکت سے جنت نعیم کو حاصل کرلو۔

يَا رَبِّ صَلِّ دَائِمْ وَسَلِّمْ عَلَى الْمُكَرَّمْ مَا زَمْزَمَ الْحَادِي وَمَا تَرَنَّمْ فِي لَيْلٍ اَظْلَمْ

اے پروردگار! نبی مکرمؐ پر ہمیشہ درود و سلام نازل فرما، جب تک کہ حدی خواں زمزمہ سنج رہے اور اندھیری رات میں ترنم ریز۔

يَا اَهْلَ نَجْدِي قَدْ طَالَ بُعْدِي وَجَدَّ وَجْدِي كُلَّمَا يَحْدُو الْحَادِ الْمُجِدُّ نَحْوَ الْمُكَرَّمْ

اے میرے غم کے راز و ادار محبوب میرے ہجر و فراق کی مدت طویل ہو گئی ہے اور میرا ذوق وشوق اور اشتیاق قلبی بڑھتا جاتا ہے۔ جوں جوں ساربان نغمہ سرا ہوتا ہے اور محبوب مکرمؐ کی طرف تیز تر گامزن

سَيِّدُ الْخَلْقِ حَسَنُ الْخُلُقِ عَرِيبُ النُّطْقِ مَالِكُ الرِّقِّ حَبِيبُ الْحَقِّ سِرُّ الْمُطَلْسَمْ

حضورؐ مخلوقات کے سردار ہیں، پسندیدہ اخلاق اور شیریں کلام ہیں۔ ہم غلاموں کے آقا اور حق تعالیٰ کے محبوب ہیں اور ایسے سربستہ راز ہیں (جن کی کنہ اور ماہیت کو کوئی نہیں پا سکا)

تَشْتَاقُ رُوحِي اِلَى الْمَلِيحِ طٰهٰ الْفَصِيحِ عَسَى بِهِ أَنْ يَبْرَى جَرِيحِي وَيَرْحَلِ الْهَمّ

میری جان، اس محبوب پر فریفتہ ہے، جو حسنِ تخلیق کے ماہِ کامل (طٰہٰ)، کانِ ملاحت اور جانِ فصاحت

ہیں۔ قریب ہے کہ حضور کی بدولت میرے دل کا زخم بھر جائے اور غم کافور ہو جائے۔

أَرْجُوكَ حَسْبِي ذُخْرَ الذَّنْبِي تَزْيِيلَ كَرْبِي ۔۔۔ يَا لُبَّ لُبِّي عَلَيْكَ رَبِّي صَلَّى وَسَلَّمْ

مجھے یقین ہے کہ میرے گناہوں کے ذخیرے اور میرے کرب کے ازالے کے لیے آپ کافی ہیں۔[له]

اے میری عقل کی منتہائے پرواز! رب العالمین آپ پر صلوٰۃ وسلام نازل فرمائے!

أَزْكَى صَلَاتِي فِي الْحَرَكَاتِ وَالسَّكَنَاتِ ۔۔۔ وَالْخَطَرَاتِ فِي خَيْرَاتِي وَمَا تَرَنَّمْ

میں اپنی ہر حرکت و سکون میں آپ پر پاکیزہ ترین درود پڑھتا رہوں اور جو نیک خیال میرے دل میں آئے اور جو ترنم ریزی میں کروں، اس میں بھی آپ پر درود وسلام پڑھا کروں۔

له اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

ڈوبی ناویں تراتے یہ ہیں ۔۔۔ ہلتی نیویں جماتے یہ ہیں
ٹوٹی آسیں بندھاتے یہ ہیں ۔۔۔ چھوٹی نبضیں چلاتے یہ ہیں
جلتی آگ بجھاتے یہ ہیں ۔۔۔ روتی آنکھ ہنساتے یہ ہیں
لاکھ بلائیں کروڑوں دشمن ۔۔۔ کون بچائے بچاتے یہ ہیں
رافع نافع دافع شافع ۔۔۔ کیا کیا رحمت لاتے یہ ہیں
ان کے نام کے صدقے جس سے ۔۔۔ جیتے ہم ہیں جلاتے یہ ہیں
شافع امت نافع خلقت ۔۔۔ رافع رتبے بڑھاتے یہ ہیں
رافع یعنی حافظ و حامی ۔۔۔ دفعِ بلا فرماتے یہ ہیں
فیض جلیل خلیل سے پوچھو ۔۔۔ آگ میں باغ لگاتے یہ ہیں

بندے کرتے ہیں کام غضب کا
مژدہ رضا کا سناتے یہ ہیں

حضور شافع یوم النشور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے

مُعجزات اور خصائص

اس میں کوئی شک نہیں کہ حضور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات قیامت تک جاری و ساری رہیں گے۔ جبکہ دیگر تمام انبیاء علیہم السلام کے معجزات اپنے اپنے وقت میں ختم ہو گئے اور اب وہ صرف تاریخ کا حصہ ہیں۔[لہ]

حضور سراپا نور صلی اللہ علیہ وسلم کے منجملہ معجزات میں سے چند یہ ہیں:

آپ کے دست مبارک میں کھانا تسبیح کرتا تھا۔ جیسا کہ بخاری شریف میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔ فرمایا: کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے اور ساتھ ہی کھانے کی تسبیح بھی سن رہے تھے۔

پتھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتا تھا۔ جیسا کہ صحیح مسلم میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں مکہ میں ایک ایسے پتھر کو جانتا ہوں جو بعثت سے پہلے مجھے سلام کہتا تھا۔ اور اب بھی اس کو پہچانتا ہوں۔

درختوں نے حضور سے کلام کیا اور سلام کہا۔ جیسا کہ حضرت علی ابن ابی

لہ چاند شق ہوں، پیڑ بولیں جانور سجدہ کریں
بارک اللہ مرجعِ عالم یہی سرکار ہے (اعلیٰ حضرت)

(بقیہ صفحہ آئندہ پر)

طالب رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب تھا۔ ہم جہاں جاتے اور وہاں جو پہاڑ یا پتھر سامنے آتا حضور کو سلام عرض کرتا اور کہتا:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ

(اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام ہو)

خشک تنِ خرما یعنی اُستنِ حنانہ[1] نے حضورؐ کے شوق (ہجر و فراق) میں گریہ و زاری کی اور حضور کی انگشتانِ مبارک سے پانی کے فوارے جاری ہو گئے۔ حضور کی برکت سے زمین سے پانی کے چشمے پھوٹے اور حضور کی دعا سے تھوڑا کھانا زیادہ ہو گیا۔

(حاشیہ) روایت میں آیا ہے کہ ایک مرتبہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگل میں کھڑے تھے کہ اتفاقاً وہاں ایک اعرابی آیا اور کہنے لگا کہ اس کا کیا ثبوت ہے کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ حضور نے فرمایا: تجھے کس قسم کا ثبوت درکار ہے؟ اس نے کہا: اگر کھجور کا درخت جو دور جنگل میں کھڑا ہے، آپ کی رسالت کی گواہی دے دے تو میں مسلمان ہو جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا کہ تو اس درخت کے پاس جا کر کہہ کہ تجھے اللہ کے رسول نے بلایا ہے۔ اعرابی دوڑتا ہوا گیا۔ جوں ہی درخت نے فرمانِ نبوی سنا، تو اپنی جڑوں کو زور سے ہلایا اور زمین کو چیرتا ہوا حضور کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور عرض کرنے لگا:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ

یہ سنتے ہی اعرابی نے فوراً کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔

[1] حضور سیّد کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ابتدا میں مسجد نبوی میں کھجور کی ایک لکڑی کے ستون سے کمر مبارک لگا کر وعظ فرمایا کرتے تھے۔ بعد میں منبر بنوا لیا اور اس پر

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں مُردوں کا زندہ کرنا اور اُن کا آپ سے کلام کرنا بھی شامل ہے۔ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کے والدین کو حضور کی بدولت زندہ کر دیا اور وہ آپ پر ایمان لائے۔ قرطبی نے تذکرہ میں اس کا ذکر کیا ہے۔ [۱]

کھڑے ہو کر جو وعظ فرمانا شروع کیا تو وہ ستون بچوں کی طرح بلک بلک کر رونے لگا، حضور نے اُسے کلیجہ سے لگا لیا اور اس سے رونے کی وجہ پوچھی ؎

گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون — گفت جانم از فراقت گشتہ خون

مسندت من بودم از من تافتی — بر سر منبر تو مسند ساختی

اس ستون نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کے ہجر و فراق میں میرا خون ہوا چاہتا ہے۔ پہلے آپ مجھ سے ٹیک لگا کر وعظ فرمایا کرتے تھے۔ اب منبر پر جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ حضور نے فرمایا: منبر کا ہونا تو ضروری ہے۔ تو ہی بتا کہ اس محبت کا کیا بدلہ دیا جائے۔

گر تو میخواہی ترا نخلے کنند — شرقی و غربی ز تو میوہ چنند

اگر تو چاہے تو تجھے ابھی ہرا بھرا درخت بنائے دیتے ہیں کہ قیامت تک مشرق و مغرب سے آنے والے تبرک سمجھ کر تیرا میوہ کھاتے رہیں اور تو چاہے تو تجھے جنت میں پہنچا دیں۔ ستون نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں وہ بات اختیار کرتا ہوں، جو ہمیشہ رہے۔ چنانچہ اس ستون کو مردہ آدمیوں کی طرح زمین میں دفن کر دیا گیا۔ چنانچہ وہ قیامت کے دن مدینہ کے مسلمانوں کی طرح اٹھے گا اور جنّت میں داخل ہوگا۔

[۱] لب زلال چشمۂ کن میں گندھے وقتِ خمیر — مُردے زندہ کرنا اے جاں تم کو کیا دشوار ہے۔
(حدائق بخشش)

[۲] ایمان کی تین قسمیں ہیں۔ میثاقی۔ فطری اور تبلیغی۔ میثاقی اور فطری ہر دو ایمان حضور

علاوہ ازیں بچوں کا کلام کرنا اور حضور کی نبوت کی گواہی دینا بھی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات سے ہے۔

کے والدین کو میسر تھے۔ رہا ایمان تبلیغی تو عہد فترت میں پیدا ہونے کے باعث اگرچہ وہ اس کے مکلف نہ تھے۔ لیکن حضور کا یہ خاص معجزہ ہے کہ حضور کی خواہش پر انہیں زندہ کیا گیا اور حضور نے انہیں تبلیغ فرمائی جسے انہوں نے قبول فرمالیا اور ایمانِ تبلیغی سے بھی بہرہ ور ہوئے۔ (افاداتِ سید ابوالبرکات)

له مولانا روم نے مثنوی شریف میں یہ حدیث نظم کی ہے کہ ایک مرتبہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ایک گاؤں تشریف لے گئے۔ جہاں ایک عورت آپ کو آزمانے کے لیے کہ واقعی آپ خدا کے سچے نبی ہیں، آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس کی گود میں ایک شیرخوار بچہ تھا۔ جس نے ابھی بولنا نہیں سیکھا تھا۔ وہ اس بچے کو لیے حضور کی خدمتِ اقدس میں پہنچی تو بچہ نے سر گود سے نکالا اور ؎

گفت کودک سَلَّمَ اللّٰهُ عَلَیْكَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ جِئْنَا اِلَیْكَ

کہنے لگا کہ اے اللہ کے رسول! ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ آپ پر اللہ کا سلام ہو۔

بچہ کو یوں بولتا دیکھ کر عورت بہت متعجب ہوئی اور حیرت کے ساتھ اس سے پوچھنے لگی: تجھے بات کرنا کس نے سکھایا ہے، تجھے بولنا کس طرح آیا ہے؟ تجھے کیسے معلوم ہوا کہ یہ اللہ کے رسول ہیں اور تو نے کیسے سیکھا کہ تجھے انہیں سلام کرنا چاہیے۔ بچہ نے جواب دیا: ؎

گفت حق آموخت وآنگہ جبرئیل
در بیاں با جبرئیلم من رسیل

(بقیہ آئندہ صفحہ پر)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ترسیٹھ برس کی عمر شریف پائی۔ حضور انبیاء کرام میں اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ اطاعت گزار اور فرمانبردار تھے۔ بارہ ربیع الاوّل شریف پیر کو پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کے دستِ انور پر روشن معجزات ظاہر فرمائے اُن میں چار سو معجزات ایسے ہیں، جو اکثر لوگوں کو معلوم ہیں۔ بارہ معجزات حضورؐ کے گھر میں ظہور پذیر ہوئے۔ اگر ہم ان کا ذکر کریں تو کتاب طویل ہو جائے گی۔ ایسے معجزات اُسی نبی کے ہو سکتے ہیں جو تمام بنی نوع انسان اور تمام مخلوقات کی طرف بھیجا گیا۔ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین الیٰ یوم الدین۔

صَلُّوا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا حَتّٰی تَنَالُوا جَنَّۃً نَعِیْمًا

(حاشیہ) مجھے خدا نے سکھایا اور اللہ کے فرشتہ جبرئیل نے مجھ سے کہلوایا۔ بچے کا یہ جواب سُن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیار کے ساتھ اس سے پوچھا۔ میاں تمہارا نام کیا ہے؟ تو اس نے عرض کی ؎

گفت نامم پیشِ حق عبد العزیز

عبد عزیٰ پیش ایں یکمشت نیز

یعنی میرا نام اللہ کے ہاں تو عبد العزیز ہے، مگر میری ماں مجھے عبد العزیٰ کہہ کر پکارتی ہے۔ یہ عزیٰ ایک بت کا نام تھا، جس کی وہ عورت پوجا کرتی تھی اور جہالت و نادانی سے اپنے بچے کو اس بُت کا بندہ سمجھ کر اس کا نام عبد عزیٰ (یعنی عزیٰ کا بندہ) رکھا تھا مگر بچہ نے اس سے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے عرض کیا ؎

من ز عزیٰ پاک و بیزار و بری

حق آنکہ دادت ایں پیغمبری

یا رسول اللہ! میں تو عزیٰ سے بیزار ہوں، مجھے اس سے کچھ دُور کا بھی واسطہ نہیں۔ خدا یقیناً وہی ہے جس نے آپ کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔

يَا ذَا الْمُكَيَّا يَا ذَا الْمُكَيَّا — مَدِيحُ مُحَمَّدٍ عَزِيزٌ عَلَيَّا

اے مُکیّا والے، اے مُکیّا والے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کما حقہٗ نعت خوانی میرے لیے بہت مشکل ہے۔

حَبِيبُ الْقَلْبِ مَلَكْتَ لُبِّي — هُوَيْدًا اَسْرِ بِي اِلَى الْمُكَيَّا

محبوبِ جان نے میرے ہوش و خرد کو شکار کر لیا ہے۔ مجھے راتوں رات مُکیّا کی جانب آہستہ آہستہ لے چلو۔

وَسَرِّ بِي لَيْلًا عَسَى بِلَيْلًا — اُشَاهِدُ لَيْلَى وَهِيَ مُجَلًّا

رات کو لے چلو، کہ شاید رات کو میں اپنے محبوب کی زیارت کر لوں، جو انتہائی خوبرو اور روشن جبین ہے۔

وَهِيَ تَجَلَّى لِلْعَيْنِ تَحَلَّى — اَطُوفُ وَاَتَمَلَّى عَلَى عَيْنَيَّا

اس کی روشنی میری آنکھوں کی زینت ہے، میں طواف کوئے یار کروں گا اور محبوب کا نقشِ پا اپنی آنکھوں پر ملوں گا۔

سَرْنَا بِالْاَسْحَارِ لِقَبْرِ الْمُخْتَارْ — كَثِيرُ الْاَنْوَارِ رَجَمِيلٌ اِلَيْنَا

صبح کو نبیٔ مختار صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی طرف چلو جو مرکزِ انوار ہے اور ہمیں بہت ہی محبوب ہے۔

وَقُلْ يَا هَادِي فُؤَادِي صَادِي — وَحُبُّكَ زَادِي فَانْظُرْ اِلَيَّا

اور عرض کرو اے ہادیٔ برحق صلی اللہ علیہ وسلم میرا دل (آپ کی طرف) مائل ہے اور آپ کی محبت میں میرا سرمایۂ آخرت ہے۔ میری طرف نگاہِ کرم فرمائیے۔

فَمُوسَى اَسْعَدُ وَعِيسَى اَمْجَدُ — وَاَنْتَ اَسْعَدُ مِنَ الْكُلِّيَّا

حضرت موسیٰ بڑے سعادت مند اور حضرت عیسیٰ مجد و شرف کے مالک ہیں اور آپ سب سے سعید و خوش بخت ہیں

فَاَحْمَدُ لَهُ شَانٌ وَنُورُهُ قَدْ بَانْ — اَتَى بِالْقُرْآنِ بِصِدْقِ النِّيَّا

میں حضور کی ثنا خوانی کرتا ہوں، جو بڑی شان کے مالک ہیں اور جن کا نور ہر سو جلوہ گر ہے حضور صدقِ نیت کے ساتھ قرآن لے کر آئے ہیں۔

مَقَامُ اِبْرَاهِيمَ مَحَلُّ التَّعْظِيمِ — وَاَدْعُو لِرَبِّي بِحُسْنِ النِّيَّا

مقامِ ابراہیم علیہ السلام تعظیم کی جگہ ہے جہاں میں اپنے رب سے حسنِ نیت کے ساتھ دعا کرتا ہوں۔

وَرَوحٌ للمَسْعَی وَطُفْ لی سَبْعًا   وَقَصْدِی أَسعٰی عَلیٰ عَیْنَیَّا

اور سعی کرنے کی جگہ چلو اور میرے ساتھ مل کر سات دفعہ طواف کرو میرا تو ارادہ یہ ہے کہ آنکھوں کے بل (دیارِ حبیبؐ) کو چلوں۔

قَصْدِی أَزُورُہُ أُشَاھِدُ نُورُہٗ   وَقُلْ یَاھَادِیْ تَشَفَّعْ فِیَّا

میں چاہتا ہوں کہ گنبدِ خضرا علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کا شرف حاصل کروں اس کے انوار و تجلیات کا مشاہدہ کروں اور کہو ، اے ہادیٔ برحق صلی اللہ علیہ وسلم میری شفاعت کیجیے۔ آپ کی شفاعت میرے حق میں قبول کی جائے گی۔

بِحُرْمَۃِ الْاَصْحَابِ والْاٰلِ والْاَحْبَابِ   أَقِفْ بِالْاَعْتَابِ وَصِحْ لَبَّیا

اپنے اصحاب اور آل و احباب کے طفیل درِ اقدس پر کھڑے ہو کر میری صحت و سلامتی کے لیے دعا کرو۔

؎ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو   کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو
رکنِ شامی سے مٹی وحشتِ شامِ غربت   اب مدینہ کو چلو صبحِ دل آرا دیکھو
آبِ زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں   آؤ جودِ شہ کوثر کا بھی دریا دیکھو
زیرِ میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے   ابرِ رحمت کا یہاں زور برسنا دیکھو
خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلافِ کعبہ   قصرِ محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو
ایمنِ طور کا تھا رکنِ یمانی میں فروغ   شعلۂ طور یہاں انجمن آرا دیکھو
ہر مادر کا مزہ دیتی ہے آغوشِ حطیم   جن پہ ماں باپ فدا کرم ان کا دیکھو
خوب مسعیٰ میں بامیدِ صفا دوڑ لیے   رہِ جاناں کی صفا کا بھی تماشا دیکھو
رقصِ بسمل کی بہاریں تو منیٰ میں دیکھیں   دلِ خوں نابہ فشاں کا بھی تڑپنا دیکھو

غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے مرے پیارے کا روضہ دیکھو

(حدائقِ بخشش)

ذکرِ آیاتِ ولادت

حضرت حسن بن احمد البکری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ جل جلالہٗ نے نورِ محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو رحمِ مادر میں منتقل کرنے کا ارادہ کیا، تو حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے دل میں نکاح کی تحریک پیدا کر دی اور حضرت عبداللہ نے اپنی والدہ ماجدہ سے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ آپ میری طرف سے کسی عورت کو نکاح کا پیغام بھیجیں، جو صاحبِ حسن و جمال ہو، قدآور اور معتدل اعضاء کی ہو، خوش رو اور باکمال ہو اور عالی حسب و نسب ہو۔ والدۂ محترمہ نے فرمایا: جانِ مادر، تیری خواہش کا احترام کیا جائے گا چنانچہ انہوں نے قریش کے قبیلوں اور عرب کی دوشیزاؤں کو گھوم پھر کر دیکھا اور ان میں صرف حضرت آمنہ بنت وہب رضی اللہ عنہا ہی ان کے دل لگیں۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: امی جان ایک بار پھر انہیں اچھی طرح دیکھ لیجیے۔ لہٰذا حضرت عبداللہ کی والدہ دوبارہ گئیں اور دیکھا کہ حضرت آمنہ سلام اللہ علیہا کے چہرۂ اقدس سے نور ہویدا ہے اور وہ روشن ستارے کی طرح چمک رہی ہیں۔ حضرت عبداللہ کی شادی کے سلسلہ میں حضرت آمنہ کو ایک اوقیہ چاندی، ایک اوقیہ سونا، ایک سو اونٹ اور اتنی ہی تعداد میں گائیں اور بکریاں پیش کیں۔ اسی طرح بہت سے جانور ذبح کیے گئے اور بہت زیادہ کھانا تیار کیا گیا اور یوں حضرت آمنہؓ، اُن کے ساتھ رخصت کی گئیں۔ شام کو حضرت عبداللہ نے حضرت آمنہؓ کے ساتھ خلوت کی۔ اور یہ جمعہ کی رات تھی۔ روایت میں آیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے رجب المرجب کے مہینے میں شبِ جمعہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت آمنہ کے بطنِ اطہر

میں منتقل فرمانے کا ارادہ کیا تو اُس رات جنت کے خازن فرشتے رضوان کو حکم دیا کہ جنت الفردوس کو کھول دے۔ اور ایک منادی کرنے والے نے آسمانوں اور زمین میں ندا کی: آگاہ رہو کہ وہ نورِ مکنون اور سرِّ مخزون، جس سے نبیٔ ہادی ظہورِ قدسی فرمائیں گے۔ آج کی رات اپنی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ سلام اللہ علیہا کے بطنِ اقدس میں قرار پا گیا ہے۔ جہاں نورِ محمدی کی خلقتِ بشری کی تکمیل ہوگی اور وہ تمام بنی نوع انسان کے لیے بشیر و نذیر بن کر ظہور فرمائیں گے۔ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ بکرۃً واصیلاً۔ (اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ کے آل و اصحاب پر صبح و شام صلوٰۃ و سلام نازل فرمائے)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حدیث میں فرماتے ہیں کہ جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آمنہ سلام اللہ علیہا کے حمل میں آئے۔ اس رات یہ معجزہ رونما ہوا کہ قریش کے تمام جانور کلام کرنے لگے اور بول اٹھے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم حملِ مادر میں تشریف لے آئے ہیں۔ ربِّ کعبہ کی قسم! وہ اہلِ دنیا کے امام اور ان کے لیے ہدایت کا روشن چراغ ہیں۔ عرب و عجم کے تمام بادشاہوں کے تخت اوندھے ہو گئے۔ ابلیس (اللہ اس پر لعنت کرے) بھاگتا ہوا سیدھا جبل ابوقبیس پہنچا اور وہاں زار و قطار رونے اور چیخنے چلانے لگا۔ جسے سُن کر ہر طرف سے شیاطین دوڑتے ہوئے آئے اور اس کے ارد گرد جمع ہو گئے اور پوچھنے لگے: تجھے کیا ہو گیا ہے کہ تو نے چیخنا چلانا شروع کر دیا ہے۔ ابلیس نے بصد حسرت و یاس کہا: ستیاناس ہو تمہارا، نبیٔ آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ظہور قریب آگیا ہے، جو کفار کا بہت زیادہ خون بہائیں گے اور انہیں انتہائی ذلیل و خوار کریں گے۔ جن کے ساتھ ہو کر فرشتے بھی لڑیں گے۔ جب سے حضرت آمنہؓ حاملہ ہوئی ہیں، ہم تباہ و برباد ہو کر رہ گئے ہیں۔

راوی کہتے ہیں کہ مکہ کی تمام عورتیں، اس معاملہ میں، حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا پر حسد کرتی تھی۔ سو عورتیں اسی حسرت وافسوس میں مرگئیں۔ کہ وہ حضورؐ کے حسن وجمال سے محروم رہیں اور حضرت عبداللہ نے یہ امانتِ خداوندی حضرت آمنہ کو ودیعت فرمادی۔ حضرت عبداللہ کی پیشانی میں نورِ محمدی جلوہ گر تھا، جس کے باعث عورتیں آپ پر فریفتہ ہوا چاہتی تھیں۔ جب یہ نورِ محمدی حضرت آمنہ سلام اللہ علیہا کے بطنِ اقدس میں آیا تو مشرق کے جانور مغرب کے جانوروں کے پاس دوڑتے ہوئے گئے اور اسی طرح سمندر کے جانوروں نے بھی ایک دوسرے کو خوشخبریاں دیں اور انہیں حضورؐ کے ظہورِ قدسی کی بشارت دینے لگے۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حمل کے ہر مہینے ایک ندا آسمان میں اور ایک زمین میں دی جاتی: کہ خوشخبری ہو، ابوالقاسم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کا وقت قریب ہے۔ جن کے دم قدم سے چمن عالم میں بہار آئے گی اور ہر طرف یمن وبرکت کا دور دورہ ہوگا۔[1]

---

[1] ایک عاشق رسول نے ولادتِ باسعادت کا تذکرہ ان محبت بھرے الفاظ میں کیا ہے:

ملائک آمنہ خاتون کو مژدہ سناتے ہیں — ابوالقاسم محمد مصطفےٰ تشریف لاتے ہیں
حبیب اللہ کی اُمّ القریٰ میں آمد آمد ہے — شواہد قدرت حق کے خلائق کو دکھاتے ہیں
اگر کعبہ کی دیواریں کریں سجدہ عجب کیا ہے — کہ مصداقِ دعائے حضرت ابراہیم آتے ہیں
فرشتے منتظر تھے آمنہ خاتون کے گھر میں — کہ اب حضرتِ جمالِ حق نما اپنا دکھاتے ہیں
حرم سے تا بہ ملکِ شام روشن ہے زمیں یکسر — کہ دارالملک جن کا شام ہے وہ شاہ آتے ہیں

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عجائبات ولادت

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عجائبات ولادت ۔ حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وعن ابیہا یوں بیان فرماتی ہیں کہ مکہ میں ایک یہودی رہتا تھا جس رات نبی مکرم محبوب معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاکدان ارضی کو اپنے جمال جہاں آرا سے منور فرمایا اُس یہودی نے پوچھا: اے گروہ قریش! کیا آج تمہارے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوا ہے؟ سامعین نے لاعلمی کا اظہار کیا تو اس نے کہا: جاؤ، دیکھو کہ اسی رات نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر ہوئے ہیں، جن کے کندھوں کے درمیان ایک نشانی یعنی مہر نبوت ہے۔ چنانچہ وہ اپنے اپنے گھروں کو لوٹے اور اس بارے میں دریافت کیا، تو انہیں بتایا گیا کہ عبدالمطلب کے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہما کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ یہ سن کر یہودی اُن کے ساتھ حضورؐ کی والدہ ماجدہ کی خدمت قدسیہ میں حاضر ہوا۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے حضورؐ کو نکال کر ان کے سامنے پیش کیا۔ جب یہودی نے وہ نشانی یعنی مہر نبوت دیکھی تو غش کھا کر گر پڑا۔ جب اُسے افاقہ ہوا تو کہنے لگا۔ گروہ قریش! نبوت بنی اسرائیل سے رخصت ہو گئی۔ ہاں، اللہ کی قسم! یہ بچہ تم پر غالب آئے گا۔ اس کا چرچا مشرق سے مغرب تک ہوگا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حدیث میں فرماتے ہیں: حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں۔ کہ جب حمل کو چھ مہینے گذر گئے تو خواب میں کوئی میرے پاس آیا اور مجھ سے مخاطب ہو کر کہا بے شک آپ کے حمل اقدس میں رسولوں کے سردار ہیں۔ جب پیدا ہوں تو اُن کا نام محمد رکھنا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

اور اپنی حالت کو پوشیدہ رکھنا۔

یَارَسُوْلَ اللہِ یَاجَدَّ الْحُسَیْن
کُنْ شَفِیعِی یَا إِمَامَ الْحَرَمَیْن

اے اللہ کے رسولِ معظم، اے حسین کے نانا محترم، اور اے حرمین کے امام میری شفاعت فرمائیے۔

خِیرَۃُ اللہِ من الخَلْقِ أبی
بَعْدَ جَدّی وَأنَا ابْنُ الْخَیرَتَیْن

نانا کے بعد، میرے والد، تمام مخلوق میں اللہ کو محبوب ہیں، اور میں دو بہترین افراد کا بیٹا ہوں۔

عَبَدَ اللہَ غُلَامًا نَاشِئًا
وَقُرَیْشٌ یَعْبُدُوْنَ الْوَثَنَیْن

انہوں نے لڑکپن اور نوجوانی کے عالم میں اللہ کی عبادت کی، جبکہ قریش اس وقت بتوں کی پوجا کرتے تھے۔

یَعْبُدُوْنَ اللَّاتَ وَالْعُزّٰی مَعًا
وَعَلِیٌّ طَافَ نَحْوَ الْحَرَمَیْن

قریش اُس وقت لات اور عزیٰ کی پوجا کرتے تھے، جب علی حرمین کا طواف کیا کرتے تھے۔

أُمِّیَ الزَّھْرَاءُ حَقًّا وَأبی
وَارِثُ الْعِلْمِ وَمَوْلَی الثَّقَلَیْن

یہ حقیقت ہے کہ میری والدہ، زہرا ہیں اور میرے والد، علم کے وارث اور جن و انس کے آقا ہیں۔

وَالِدِی شَمْسٌ وَأُمِّی قَمَرٌ
وَأنَا الْکَوْکَبُ وَابْنُ الْقَمَرَیْن

میرے والد آفتاب اور والدہ ماہتاب ہیں اور میں ستارہ ہوں اور آفتاب سعادت و ماہتاب نجابت کا بیٹا ہوں۔

فِضَّۃٌ قَدْ خَلَصَتْ مِنْ ذَھَبٍ
وَأنَا الْفِضَّۃُ وَابْنُ الذَّھَبَیْن

چاندی، سونے سے جدا ہوتی ہے اور میں وہ چاندی ہوں جو دو سونوں سے نکلا ہوں۔

مَنْ لَہٗ أَبٌ کَأبی حَیْدَر
قَاتِلُ الْکُفَّارِ فِی بَدْرٍ حُنَیْن

کون ہے جس کا باپ، میرے باپ، حیدر کرار کی طرح ہے جنہوں نے بدر و حنین میں کافروں سے جنگ کی۔

مَنْ لَہٗ أُمٌّ کَأُمِّی فَاطِمَہ
بُضْعَۃُ الْمُخْتَارِ قُرَّۃُ کُلِّ عَیْن

کون ہے جس کی ماں میری ماں فاطمہ کی طرح ہے۔ جو رسولِ مختارؐ کی جگر گوشہ اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔

مَنْ لَہٗ عَمٌّ کَعَمِّی جَعْفَر
ذِی الْجَنَاحَیْنِ صَحِیحِ النَّسَبَیْن

کون ہے جس کا چچا، میرے چچا جعفر طیار کی طرح ہو۔ جن کا لقب ذوالجناحین تھا اور جو ماں باپ دونوں کی طرف سے صحیح النسب تھے۔

مَنْ لہٗ جَدٌّ کَجَدِّیْ الْمُصْطَفٰی سَیِّدِ الْکَوْنَیْنِ نُوْرِ الظُّلُمَتَیْنِ

کون ہے جس کا نانا میرے نانا محمد مصطفیٰ کی طرح ہو، جو دو جہانوں کے سردار اور ظاہر و باطن کی تاریکیوں کو دور کرنے والا نور ہیں۔

نَحْنُ اَصْحَابُ الْعَبَا خَمْسَتُنَا قَدْ مَلَکْنَا شَرْقَھَا وَالْمَغْرِبَیْنِ

ہم پانچوں اصحاب عباء ہیں اور مشرق و مغرب کے مالک ہیں۔

نَحْنُ جِبْرِیْلُ غَدَا سَادِسُنَا وَلَنَا الْکَعْبَۃُ ثُمَّ الْحَرَمَیْنِ

ہم ہیں کہ جبریل ہمارے چھٹے (گھر والے) ہیں اور کعبہ اور دونوں حرم ہمارے ہی ہیں۔

عُصْبَۃُ الْمُخْتَارِ قَرُّوْا اَعْیُنًا فِیْ غَدٍ تُسْقَوْنَ مِنْ کَفِّ الْحُسَیْنِ

ہم نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت ہیں۔ اپنی آنکھیں (ہم سے) ٹھنڈی کرلو، کہ کل قیامت کو حسین ہی کے ہاتھوں سے حوض کوثر سے سیراب ہو گے۔

دوسری حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ اپنی بہترین مخلوق اور برگزیدہ ترین بندے کو پیدا فرمائے اور اس خاکدانِ ارضی کو ظلمت و جہالت کے دور دورہ کے بعد نورِ محمدی سے منور فرمائے، فسق و فجور کی گندگی اور گناہوں سے پاک فرمائے اور معبودانِ باطلہ اور بتوں کو ملیامیٹ کردے، تو طاؤس الملائکہ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے آسمانوں میں اور حاملانِ عرش کے نزدیک، سدرۃ المنتہیٰ اور جنتِ ماویٰ میں اعلان فرمایا: آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ کی بات پوری ہوگئی، حکمتِ خداوندی انجام کو پہنچ گئی اور اس وعدۂ الٰہی کے پورا ہونے کا وقت آگیا ہے۔ جو اس نے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے بارے میں کہا تھا، جو بشیر و نذیر اور سراج منیر ہوں گے یعنی (جنت کی) بشارت دینے والے، (جہنم سے) ڈرانے والے اور (ہدایت کا) روشن چراغ ہوں گے، قیامت کے ہولناک دن شفاعت فرمانے والے اور مقبول الشفاعۃ ہوں گے، جونیکی

کا حکم دیں گے، بُرائی سے منع کریں گے، صاحبِ امانت و دیانت اور صاحبِ حفاظت و صیانت ہوں گے، خدا کی راہ میں حقِ جہاد ادا کریں گے، اللہ کے بہترین بندے اور کائنات (ارضی و سماوی) میں اللہ کا نور ہوں گے (کہ کائنات اُن ہی کے دم قدم سے منوّر ہوگی) جن پر اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو ختم کر دیا ہے، اور جنہیں تمام جہانوں کے لیے رحمت بنایا ہے، اور احمد، محمد، طٰہٰ اور یٰسین کے پیارے پیارے ناموں سے موسوم کیا ہے، گنہ گاروں کے بارے میں انہیں شفاعت کا حق دیا ہے اور جن کے دین اور شریعت کے ساتھ تمام ادیانِ سابقہ اور پہلی شریعتوں کو منسوخ کر دیا ہے۔ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین (حضور پر اور حضور کے تمام آل و اصحاب پر اللہ کی رحمت کاملہ نازل ہو۔)

روایت میں آیا ہے کہ جبرئیل امین علیہ السلام کی یہ ندائے سرور سُن کر تمام ملائکہ پروردگارِ عالم کی حمد و ثناء میں رطب اللسان ہو گئے۔ جنت کے دروازے کھول دیئے گئے، جہنم کے دروازے بند کر دیئے گئے۔ جنت کے درخت بارور ہو گئے اور پھولوں پھلوں سے لد گئے۔ حور و ولدان خوشبو میں بس گئے۔ جنتی پرندے طرح طرح کے گیت گانے لگے۔ اور جنت کی نہریں شراب و شہد اور دودھ سے معمور اور لبریز ہو کر بہنے لگیں، شاخوں پر بیٹھے ہوئے پرندے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس کرنے لگے، فرشتے ایک دوسرے کو نبیٔ مختار آقائے نامدار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد آمد کی خوشخبریاں دینے لگے۔ صلی اللہ علیہ وسلم مادام الملک للہ العزیز الغفار (آپ پر اس وقت تک درود و سلام ہو جب تک بادشاہی اللہ عزیز و غفار کے لیے ہے۔ تمام پردے اور حجابات اٹھا دیئے گئے اور علام الغیوب نے حورانِ فلک کو اپنی تجلّی سے نوازا۔ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ كَشَّافُ الْكُرُوْب (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ وحدہٗ لاشریک ہے اور وہی سختیوں کو دور

کرنے والا ہے۔

راوی فرماتے ہیں کہ جب جبرئیل علیہ السلام، اہل آسمان سے فارغ ہوئے، تو اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ ایک لاکھ فرشتوں کو لے کر زمین پر اترے۔ پھر یہ فرشتے زمین کے تمام گوشوں میں، پہاڑوں کی چوٹیوں پر، جزیروں اور سمندروں اور تمام اطراف و اکنافِ عالم میں پھیل جائیں۔ یہاں تک کہ ساتوں زمینوں کے باشندوں اور مستقر حوت (جہاں مچھلی ٹھہری ہوئی ہے) کے رہنے والوں کو حضور کی تشریف آوری کی بشارت دیں۔ جو اس بشارت کو قبول کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اُسے پاک صاف اور پرہیزگار بنادے گا۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الْمَقْبُوْلِیْنَ بِجَاہِ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ أَجْمَعِیْنَ۔

(اے اللہ! ہمیں اپنے پیارے محبوب سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ کے صدقے میں مقبولین میں سے بنا اور حضور پر اور حضور کے تمام آل و اصحاب پر درود و سلام نازل فرما)

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۔ حَتّٰی تَنَالُوا جَنَّۃً وَنَعِیْمًا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الْمُصْطَفٰی نَبِیِّ الرِّسَالَۃِ وَبَحْرِ الْوَفَا

اے اللہ! اپنے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ پر درود نازل فرما، جو نبیٔ مرسل اور محبت کے بحر ناپید اکنار ہیں۔

وَمَنْ أَعْجَبِ الْأَمْرِ ھٰذَا الْخَفَا وَھٰذَا الظُّھُوْرُ لِأَھْلِ الْوَفَا

یہ امر کس قدر تعجب خیز اور حیرت انگیز ہے کہ حضور کی شان کی کنہ مخفی ہے اور یہ صرف ارباب معرفت پر ہی منکشف ہو سکتی ہے۔

وَمَا فِی الْوُجُوْدِ سِوٰی وَاحِدٌ　　وَلٰکِنْ تَکَدَّرَ لَمَّا صَفَا

موجودات میں سوائے ایک کے اور کوئی نہیں لیکن شدت صفاء کے باعث محجوب ہے[1]

وَأَصْلُ جَمِیعِ الوری نُقْطَۃٌ　　عَلَی عَیْنِ أَمْرٍ بَدَتْ أَحْرُفَا

تمام کائنات کی اصل ایک نقطہ تعین ہے جس سے حروف کا ظہور ہوا۔

وَتِلْکَ الْحُرُوفُ غَدَتْ کَلِمَۃً　　فَکَانَتْ مَشُوقَ الْحَشَی الْمُدْنَفَا

پھر یہ حروف کلمہ بن گئے اور اُن کی حالت یوں ہوگئی جیسے اندرونی اعضائے شکم قریب اور ایک دوسرے کے ساتھ پیوستہ اور نظام عضوی میں باہم مربوط ہوتے ہیں۔

وَاِنْ قُلْتَ لَاشَیْءَ قُلْنَا نَعَمْ　　ھُوَ الْحَقُّ وَالشَّیْءُ فِیہِ اخْتَفَا

اگر آپ یہ کہیں کہ (خارج میں) کچھ بھی (موجود نہیں)، تو ہم کہیں گے ہاں، یہ صحیح ہے کیونکہ حقیقتِ محمدیہ کے سوا جو کچھ بھی ہے وہ اسی حقیقت میں گم ہے۔

وَاِنْ قُلْتَ شَیْئًا یَقُولُ الَّذِی　　لَہُ الْحَقُّ أَثْبِتْ کَیْفَ انْتَفَا

اور اگر آپ کہیں کہ خارج میں اشیاء موجود ہیں، تو سائل کہے گا کہ اگر اشیاء خارجیہ کا وجود حقیقی ہے تو پھر بتاؤ کہ وہ فنا کیسے ہو جاتی ہیں۔

---

[1] شدّت وضوح سے آنکھوں سے مختفی
بے پردگی حجاب ہے اس بے حجاب کی

اک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

وَضَجَّ الْحَسُوْدُ وَلَمْ يَتَّئِذْ   وَلَامَ الْعَذُوْلُ وَمَا أَنْصَفَا

حاسد نے بہت چیخ پکار کی اور اس سے اللہ کی پناہ نہ مانگی اور ملامت کرنے والے نے ملامت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اور انصاف سے کام نہیں لیا۔

وَقَدْ حَالَ بَيْنَكَ يَا عَاذِلِي   وَبَيْنِي بِأَنَّكَ لَنْ تَعْرِفَا

اے ملامت میں اپنا زور بے جا صرف کرنے والے! تیرے اور میرے درمیان یہ چیز حائل ہوگئی ہے کہ تو حقیقتِ حال سے بے خبر ہے (یعنی عشق کی شمع میرے سینے میں فروزاں ہے جس کے سوز سے تو ناواقف ہے)

وَأَيْنَ ضُلُوْعِي الَّتِي فِي لَظًى   وَأَيْنَ زَفِيْرِي الَّذِي مَا انْطَفَى

مجھے آتشِ بداماں پسلیوں کی کیا پرواہ ہے اور نہ ہی مصیبتِ عشق کی جس کی آگ ابھی تک ٹھنڈی نہیں ہوئی یہ چیزیں میرے عشق کی راہ میں حائل نہیں ہوسکتیں۔

وَأَيْنَ دُمُوْعِي تِلْكَ الَّتِي   تَسِيْلُ وَجَفْنِي الَّذِي مَا غَفَا

مجھے اُن آنسوؤں کی بھی کیا پرواہ ہے، جو مسلسل بہہ رہے ہیں اور پلکیں ابھی تک نہیں جھپکی ہیں۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْمُحِبِّيْنَ لَا   يَرَوْنَ النَّعِيْمَ بِغَيْرِ الْجَفَا

کیا تو نے نہیں دیکھا کہ عاشق لوگ بغیر مشقت اور محنت کے جنت کی نعمتیں نہیں پائیں گے۔

فَمَهْلًا رُوَيْدًا كَأَنِّي امْرُؤٌ   تَرَكْتُ سُلُوِّي لِمَنْ عَنَّفَا

تھوڑی سی مہلت دو کہ میں وہ شخص ہوں جس نے اپنے محبوب کی خاطر تمام لذائذ اور دنیاوی نعمتیں چھوڑ دی ہیں جو مجھ سے سختی و عتاب سے پیش آیا ہے۔

وَخَلَّفْتُ خَلْفِي جَمِيْعَ الْوَرَى   وَقَلْبِي عَلَى قَلْبِهِ أَشْرَفَا

میں نے تمام کائنات کو پسِ پشت ڈال دیا ہے اور میرا دل ہر وقت محبوب پر مائل اور فریفتہ ہے۔

وَلَمَّا شَرِبْتُ كُؤُوْسَ الْهَنَا   وَذُقْتُ الْمُدَامَةَ وَالْقَرْقَفَا

اور جب میں نے خوشی اور مبارک بادی کے جام پئے اور مدامہ و قرقف (دو شرابوں کے نام) کا ذائقہ چکھا۔

أُزِيلَتْ صِفَاتِي فَلَا وَصْفَ لِي ۔ عُيُونِي أَضَاءَتْ بِمَنِ اخْتَفَى

تو میری صفات زائل ہوگئیں اور اب میرا کوئی وصف باقی نہیں رہا (یعنی فنائے ذاتی صفاتی مجھے حاصل ہوگئی)۔ میری آنکھیں اس (محبوب) کے دیدار سے روشن ہوگئیں جو ظاہری اور طبعی آنکھوں سے پوشیدہ ہے

فَمَا أَنَا إِلَّا الْهَيُولُ الْوَرَى وَلَمْعَةُ نُورٍ مِنَ الْمُصْطَفَى

میں کائنات کا ایک ہیولیٰ ہی ہوں اور نورِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک لمعہ چمک

خَلِيلَيَّ قُومَا بِنَا لِلْحِمَى عَسَانَا نَرَى الْأَشْأَ الْأَهْيَفَا

اے میرے دوست، ہمارے ساتھ، جولا نگاہِ عشق کی طرف چلو۔ قریب ہے کہ ہم اس نازک بدن محبوب رعنا کو دیکھ لیں۔

وَعُوجَا عَلَى سَفْحِ تِلْكَ اللِّوَى وَإِنْ جِئْتُمَا دَارَ سَلْمَى قِفَا

محبوب کے راستہ میں کوئی ریتلا ٹیلا مل جائے تو وہیں ٹھہر جاؤ اور اگر خوش قسمتی سے محبوب کے آستانہ پر پہنچ جاؤ، تو وہیں بسیرا کرلو۔

فَإِنِّي مَشُوقٌ كَثِيرُ الْجَوَى عَسَى الْحُبُّ بِالْوَصْلِ أَنْ يَعْطِفَا

اس لیے کہ میں بہت زیادہ مشتاقِ دید ہوں اور غم و عشق کے باعث میرا سینہ بریاں ہے قریب ہے کہ شوقِ وصل ہم دونوں کو ملا دے [1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے

---

[1] درِ نبی پہ پڑا رہوں گا، پڑے ہی رہنے سے کام ہوگا
کبھی تو قسمت کھلے گی میری کبھی تو میرا سلام ہوگا

فرمایا، معلوم رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ربّ العالمین کے رسول ہیں، اور وہ چھ کلیان (جن لوگوں کے اعضائے وضو روشن اور منور ہوں گے اور پیشانیاں چمکتی ہوں گی) کے قائد ہوں گے۔ تمام انبیاء و مرسلین کے سردار اور اس وقت بھی نبی تھے جب حضرت آدم علیہ السلام ابھی عالم آب و گل میں جلوہ گر تھے۔ مومنوں پر مہربان اور گنہ گاروں کے شفاعت کرنے والے اور تمام مخلوقات کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کتاب مبین میں فرماتا ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ

محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے (کنزالایمان)

حوضِ کوثر، مقامِ محمود اور لواءالحمد کے مالک ہیں۔ اور قیامت کے دن شفاعتِ عظمیٰ کے منصب پر سرفراز ہوں گے۔ امامِ ہاشمی، رسولِ قریشی اور نبیٔ حرمی مکی، مدنی، ابطحی اور تہامی ہیں۔ ظاہر میں حضرت آدم علیہ السلام کی نسل سے ہیں، نزار کی اولاد ہیں اور حسب نسب میں ابراہیمی اور اسماعیلی ہیں۔ مگر حقیقت میں حضور نور ہیں اور عالمِ قدس سے تعلق رکھتے ہیں۔ حضور کا نور قمری ہے[۱]۔ زبان آپ کی عربی ہے۔ دِل رحمانی یعنی ہر وقت رحمان کی طرف متوجہ اور وطن حجاز ہے۔ جن و انس کے رسول ہیں۔ نہ بہت دراز قد تھے اور نہ پستہ قد۔ رنگ سفید سرخی مائل، بینی اقدس بلند، آنکھیں گہری سیاہ، بھنویں ملی ہوئیں، ابرو پیوستہ اور بازوؤں پر ہلکے سے بال تھے۔ روشن پیشانی، آنکھیں سرمگیں، ہاتھ کشادہ، شانے بڑے، ہتھیلیاں اُستوار و ہموار، قد میانہ۔ جب دوسروں کے ساتھ کھڑے ہوتے تو سب سے اونچے معلوم ہوتے اور جب چلتے تو صاف نظر آتا کہ ابر آپ پر

---

[۱] سورج کا نور سب کو جلاتا ہے اور نورِ قمر ٹھنڈا ہوتا ہے اور دل اور آنکھوں کو سرور بہم پہنچاتا ہے۔ (سید البرکات)

سایہ نگن ہے۔ آپ پر اللہ تعالیٰ کا بہترین صلواۃ و سلام ہو۔

حضورؐ نبی حرمین اور صاحبِ تابِ قوسین ہیں۔ رسولِ رحمت، عالی ہمت، شفیعِ امّت، واضح البیان اور فصیح اللسان تھے۔ خوشبودار پسینہ، دلنشیں و پسندیدہ کلام اور عظیم المرتبہ، خوبصورت اور خوب سیرت، دوربین نگاہیں، جن کے لیے کوئی حجاب اور پردہ نہیں تھا۔ (ہر شئے آپ کی نگاہِ اقدس کے سامنے تھی۔) [۱]

حضورؐ تمام مخلوق سے زیادہ حسین و جمیل [۲]، شیریں کلام، سلام میں ابتدا کرنے والے، اسلام کے رکنِ رکین، ملکِ علّام اللہ تعالیٰ کے رسول [۳]، آپؐ پر جلال و اکرام کے مالک شہنشاہِ حقیقی کی صلواۃ اور رحمتیں ہوں۔

حضور فخرِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم عیش و تنعم سے دور رہتے، نرم و لذیذ غذائیں کم کھاتے گانے بجانے سے نفرت کرتے، آگے چلنے کو ناپسند فرماتے اور مدلّل گفتگو فرماتے انتہائی دانش منداور پاکیزہ نفس، گول چہرہ، سر کے بال گھنگریالے اور رات کی طرح سیاہ، موئے مبارک نیچے تک دراز اور کنگھی شدہ ہوتے۔ جب بڑھ جاتے تو

---

[۱] حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْھَا وَ اِلٰی مَا ھُوَ کَائِنٌ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّی ھٰذَا (الحدیث)

تحقیق اللہ نے میرے لیے دنیا کو بلند کیا ہے۔ پس میں اس کو اور اس میں ہونے والے آئندہ قیامت تک کے امور و واقعات کو اسی طرح دیکھ رہا ہوں جس وقت گویا اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔

[۲] پھرے زمانے میں چار جانب، نگاہ یکتا تمہی کو دیکھا
حسین دیکھے، جمیل دیکھے، پر ایک تم سا تمہی کو دیکھا

[۳] حسینوں میں حسیں ایسے کہ محبوبِ خدا ٹھہرے
نبیوں میں نبی ایسے کہ نبی الانبیاء ٹھہرے

کانوں کی لووؤں تک پہنچتے۔ جسمِ اقدس میں دو موئے مبارک ایسے تھے جن سے مشک اذفر (یعنی خالص کستوری) کی خوشبو آتی تھی اور ان کی مثال نہیں ملتی تھی۔ اُن کے علاوہ جسم میں کوئی بال نہ تھا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضور کے جسمِ نازنین سے انتہائی عمدہ خوشبو آتی تھی جس کی نظیر کسی دوسرے انسان میں نہیں پائی گئی۔ حضورؐ سب سے زیادہ فراخ دل اور سخی و فیاض تھے جب کوئی حضور سے سلام اور مصافحہ کرتا تو اسے اپنے ہاتھ سے تین دن تک مسلسل جنت الفردوس کی خوشبو آتی۔ جب مسجد کے صحن میں بیٹھے ہوتے تو جسم انور سے نُور کی شعاعیں نکلتیں گویا بدرِ منیر طلوع ہے۔ حضور کی پیشانیٔ اقدس نُورِ نبوّت سے یوں تاباں تھی جیسے چودھویں کا چاند چمکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسولِ کریم بنایا اور جمالِ بے مثال بخشا[۱] حضور کی چشمانِ مبارک سیاہ تھیں[۲]

حضور نے بدعات کا قلع قمع کیا، احکامِ شریعت کو ظاہر کیا۔ اقوامِ جاہلیہ کو ملیامیٹ اور ملکوں کو فتح کیا، مجسمِ حیاء، فراخ سینہ، ہمیشہ امت کی خاطر روتے رہتے اور کثرت سے ذکرِ الٰہی کرتے۔ آسمانی خبروں کے امین، بھیدوں

---

[۱] اعلیٰ حضرت بریلوی فرماتے ہیں؛

تیرے خُلق کو رب نے عظیم کہا، تیرے خَلق کو رب نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا، تیرے خالق حُسن و ادا کی قسم

[۲] قبلۂ عالم حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

مکھ چند بدر شعشانی اے، متھے چمکے لاٹ نورانی اے
کالی زلف تے اکھ مستانی اے، مخمور اکھیں ہن مد بھریاں

اس صورت نوں میں جان آکھاں جاناں کہ جانِ جہاں آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں جس شان توں شاناں سب بنیاں

کے چھپانے والے اور خاتم الانبیاء تھے۔ حضورؐ کی عطاء و بخشش کی کوئی حد نہیں[1] ظاہر و باطن میں آپ میں کوئی نقص نہیں تھا۔

بھیڑیئے اور ہرنی ایسے بے زبان جانوروں نے آپ کی نبوت و رسالت کی گواہی دی۔ براق تعظیم و توقیر کے لیے کھڑا ہو گیا۔ حتیٰ کہ وہ اپنی اصلی حالت کی طرف لوٹ آیا۔

حضور کی انگشتانِ مبارک سے پاکیزہ پانی کے چشمے پھوٹے[2] اور تشنہ لب لشکر اس سے سیراب و فیض یاب ہوا۔ کنکریاں آپ کے ہاتھ میں آکر بول اٹھیں اور شیر خوار بچہ نے گواہی دی کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سچے اور برگزیدہ رسول ہیں۔

حضورؐ امرِ الٰہی کو قائم کرنے والے، وعدۂ الٰہی کو پورا کرنے والے اور رضائے الٰہی کے حصول کے لیے ہمیشہ مستعد رہنے والے، نصرتِ خداوندی سے سرفراز، لوگوں کے عیوب پر پردہ ڈالنے والے، لغزشوں کو معاف فرمانے والے، شہوتوں کا قلع قمع کرنے والے، مصیبتوں کو چھپانے والے، دن کو روزہ رکھنے والے، رات کو قیام کرنے والے، نیکوکاروں کی مدد فرمانے والے، کافروں کو مٹانے والے، باغیوں اور بدکاروں کو قتل کرنے والے، مصافہ کے وقت نرمی سے پیش آنے والے، تقسیم کے وقت عدل کرنے والے، معاملہ کے وقت دوسروں پر سبقت لے جانے والے اور کافروں سے جنگ کے موقعہ پر شجاعت کا مظاہرہ کرنے والے تھے۔ دندانِ مبارک کشادہ تھے اور ان میں فاصلہ تھا۔ ہنستے کم اور اکثر تبسم فرماتے تھے۔ لب ہائے

---

[1] اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں ؎

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا

[2] انگلیاں ہیں فیض کی ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

(حدائق بخشش)

انور سے نور چھنتا تھا۔ دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی جس میں :
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہوا تھا۔ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

اسم گرامی اس دنیا میں محمد ہے کہ اللہ اور اُس کے ملائکہ کے ہاں محمود (یعنی تعریف کیے گئے) ہیں نذیر ہے کہ آگ سے ڈراتے ہیں اور بشیر ہے کہ جنت کی خوشخبری دیتے ہیں سراج ہے کہ اپنی امت کے لیے ہدایت کا روشن چراغ ہیں۔ مرتضٰے ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حضورؐ پر راضی ہوگا اور امت کے حق میں آپ کی شفاعت قبول فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے حضورؐ پر قرآن عظیم نازل فرمایا ہے حضورؐ نے احکام اسلام کو واضح اور مبرہن کیا۔ تبلیغ رسالت کر کے امت کی خیر خواہی فرمائی اور تا دم وصال اپنے ربّ کی عبادت کرتے رہے۔ حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف ترسیٹھ برس تھی اور آپؐ اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ اطاعت گزار اور فرماں بردار تھے آپؐ کی پیدائش بارہ ربیع الاوّل کو پیر کی شب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کے دستِ اقدس پر معجزاتِ باہرہ ظاہر فرمائے، جو ایسے نبی ہی سے سرزد ہو سکتے ہیں۔ جو تمام بنی نوع انسان اور تمام مخلوقات کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ اللھم صلی علیہ وعلیٰ آلہ الی یوم الدین ۔ (اے اللہ حضورؐ پر اور حضورؐ کی آل پر قیامت کے دن تک صلوٰۃ وسلام نازل فرما)

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا   حَتّٰى تَنَالُوْا جَنَّةً وَّنَعِيْمًا

صَلُّوْا عَلَى الْمُخْتَارِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ   مُحَمَّدٍ بِالْعَهْدِ كَانَ وَفِيًّا

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو، جو نبیٔ مختار اور افضل الخلائق ہیں اور اپنے

عہد کو ہر حال میں پورا کرنے والے ۔

أَبْدَأُ بِمَدْحِ الْهَاشِمِيِّ الْمُمَجَّدَا　　طٰهٰ الَّذِي بِالنَّصْرِ كَانَ مُؤَيَّدَا

میں ہاشمی رسولِ محترم کی مدح و تعریف سے شروع کرتا ہوں، وہ طاہا، جو نصرتِ خداوندی کے ساتھ تائید فرمائے گئے ۔

هٰذَا رَسُوْلُ اللهِ هٰذَا مُحَمَّدٌ　　مِنْ قَبْلِ خَلْقِ الْكَوْنِ كَانَ نَبِيًّا

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کے وہ رسول ہیں جو کائنات کی تخلیق سے پہلے[1] بھی نبی تھے ۔

هٰذَا الَّذِيْ قَدْ حَنَّ جِذْعٌ إِلَيْهِ　　وَانْقَادَتِ الْأَشْجَارُ شَوْقًا إِلَيْهِ

یہی وہ ذات مقدس ہیں جن کے فراق میں کھجور کا خشک تنا (یعنی استنِ حنانہ) رویا اور درخت شوقِ دید سے آپ کے مطیع و منقاد ہو گئے ۔

هٰذَا الَّذِيْ نُوْرُ الْجَلَالِ عَلَيْهِ　　هٰذَا الَّذِيْ بِالْفَضْلِ أَضْحٰى عَلِيًّا

یہ وہ رسولِ معظم ہیں جن پر نورِ جلال جلوہ گر ہے اور جو فضلِ الٰہی سے ممتاز اور سربلند ہیں ۔

يَا أَحْمَدَ الْمُخْتَارِ إِنَّكَ تَدْرِي　　الذَّنْبَ يَا مَوْلَايَ أَثْقَلَ ظَهْرِي

اے احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم! بیشک آپ ان گناہوں کو جانتے ہیں۔ جنہوں نے اے آقا! میری کمر بوجھل کر رکھی ہے ۔

يَا سَيِّدَ الرُّسُلِ تَشَفَّعْ بِوِزْرِي　　كَيْلَا أَكُنْ فِي الْحَشْرِ عَبْدًا شَقِيًّا

اے رسولوں کے سردار! میرے (اس گناہوں کے بوجھ کے بارے میں شفاعت فرمائیے تاکہ میں حشر میں شقی و بدبخت اور بدنصیب بن کر نہ اٹھوں ۔

---

[1] حضور باعثِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

كُنْتُ نَبِيًّا وَّ اٰدَمُ بَيْنَ الْمَاۗءِ وَالطِّيْنِ ۔　　میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام آب و گل میں جلوہ گر تھے ۔

(الحدیث)

نبی الانبیاء حبیب کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پر

دُرود شریف کی فضیلت

برادرِ عزیز! یہ حقیقت دل نشین کرلے کہ حضور نبی کریم رؤف رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر درود شریف پڑھنا، غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔ اور یہ اس لیے کہ ایک شخص نے ولیمہ کی دعوت کی اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں شرکت کی درخواست کی۔ جسے حضور نے قبول فرمالیا اور مسجد سے، اُس مکان کی طرف تشریف لے گئے، جہاں اُس نے دعوت کا اہتمام کر رکھا تھا۔ صاحبِ ولیمہ، حضور کے پیچھے پیچھے آیا۔ اور حضور کے قدموں کو گنتا رہا، ان کی تعداد ایک سو ہوگئی تو صاحب ولیمہ نے ان کے بدلے میں ایک سو غلام آزاد کر دیئے یہ دیکھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی: بیشک اُس شخص نے خیرِ کثیر حاصل کرلی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الصَّلَاۃَ عَلَیَّ اَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الرِّقَابِ

مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھنا، کئی غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

امام مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِہَا عَشْرًا

جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل

وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا مِائَةً وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِائَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا أَلْفًا وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ أَلْفًا زَاحَمَ كَتِفُهُ كَتِفِي عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ وَشَرَّفَ وَعَظَّمَ.

(الحدیث)

فرمائے گا، جس نے دس بار درود شریف پڑھا، اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرمائے گا۔ اور جس نے مجھ پر سو بار درود شریف پڑھا، اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرمائے گا۔ اور جس نے ہزار بار درود شریف پڑھا، جنت کے دروازے پر اس کا کندھا، میرے کندھے سے ملا ہوگا (یعنی وہ میرے ساتھ مل کر جنت میں داخل ہوگا) (اللہ تعالیٰ آپ پر صلوٰۃ وسلام نازل فرمائے اور بزرگی و عظمت سے سرفراز فرمائے)

ایک دوسری حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ.

خاک آلودہ ہو اس شخص کی ناک، جس کے سامنے میرا نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر درود شریف نہ پڑھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وعن ابیہا فرماتی ہیں:

كُنْتُ اُخَيِّطُ فِي السَّحَرِ ثَوْبًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَانْطَفَأَ الْمِصْبَاحُ وَسَقَطَتِ الْإِبْرَةُ مِنْ يَدِي فَدَخَلَ عَلَى رَسُوْلُ

میں سحری کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کپڑے کو سی رہی تھی کہ چراغ بجھ گیا۔ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور حضور کے چہرۂ اقدس کے نور سے سارا کمرہ جگمگ جگمگ کرنے لگا۔ اس کی روشنی میں، میں نے سوئی کو

اللهِ صَلی اللہ علیہ وسلم فَأَضَاءَ الْبَيْتُ مِنْ نُورِ وَجْهِهِ فَوَجَدْتُ الْإِبْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ مَا أَشَدَّ ضِيَاءَ وَجْهِكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ صلی اللہ علیہ وسلم الْوَيْلُ ثُمَّ الْوَيْلُ لِمَنْ لَمْ يَرَنِي يَوْمَ القِيَامَةِ، فَقُلْتُ: حَبِيبِي وَمَنِ الَّذِي لَمْ يَرَكَ؟ قَالَ: الْبَخِيلُ، فَقُلْتُ: حَبِيبِي وَمَنِ الْبَخِيلُ؟ قَالَ الَّذِي ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ

پالیا[1] اور عرض کی: یارسول اللہ! آپ کا چہرۂ اقدس کتنا زیادہ روشن ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرابی پر خرابی ہے۔ اس شخص کے لیے جو قیامت کو میری زیارت سے محروم رہے گا۔ میں نے عرض کی: اے میرے پیارے محبوب وہ کون بدبخت ہوگا جو آپ کی زیارت سے محروم رہے گا؟ حضور نے فرمایا: بخیل۔ میں نے عرض کی محبوب بخیل کون ہوگا۔ فرمایا: جس کے سامنے میرا نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر درود شریف نہ پڑھا۔

صلوعلیہ وسلمو تسلیما حتی تنالوا جنۃ ونعیما

صَلِّ يَا رَبِّ عَلَى دُرِّ الْمَصُونْ أَحْمَدَ الْهَادِي جِلَاءِ كُلِّ الْعُيُونْ

اے میرے پروردگار! اس درِ یتیم پر درود نازل فرما، ہادیٔ برحق احمد صلی اللہ علیہ وسلم پر، جو ہر آنکھ کا نور ہیں

يَا رَسُولًا قَدْ عَلَا فَوْقَ الْعُلَا وَبِنَا الْعَصْرُ فِيهِ وَحَلَا

اے رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ کی بزرگی و عظمت، مخلوق کی ہر عظمت پر فائق ہے۔ زمانہ آپ پر نازاں ہے۔ اور آپ کے دم قدم سے ہمکنار ہو۔

---

[1] اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

سوزن گم شدہ ملتی ہے تبسم سے ترے شام کو صبح بناتا ہے اجالا تیرا

(حدائق بخشش)

خَصَّہُ اللّٰہُ بِقُرْبٍ وَعُلاً   وَجَمَالٍ جَلَّ ذَاتٍ وَسَنَا

اللہ تعالیٰ نے حضور ؐ کو قرب و بلندی اور جمال و کمال سے سرفراز فرمایا ہے، جس سے حضور ؐ ہر صاحبِ جمال و کمال سے برتر اور فائق ہیں۔

یا عَظِیْمَ الْجَاہِ عَبْدًا قَدْ أَتیٰ   خَائِفًا مِنْ سُوْءِ فِعْلٍ ثَبَتَا

اے عظیم المرتب رسول! ایک غلام آپ کی بارگاہ میں اعمال سے خوف زدہ حاضر ہوا ہے۔

فَاحْمِہٖ وَاشْفَعْ بِہٖ مِمَّا عَنَتَا   یَوْمَ لَا مَالٌ وَلَا یَنْفَعُ بَنُوْنَ

اسے اپنے دامن رحمت میں پناہ دیجیے، گناہوں کے بارے میں اُس دن اُس کی شفاعت فرمائیے جب کہ مال اور اولاد کچھ نفع نہیں دیں گے۔

یا شَفِیْعَ الْخَلْقِ فِی یَوْمِ الْوَعِیْدِ   إِنَّ وِزْرِی زَادَ وَالْأَمْرُ شَدِیْدٌ

اے قیامت کے دن تمام مخلوقات کے شفیع! بیشک میرے گناہوں کا بوجھ زیادہ ہے اور معاملہ سخت ہے۔

کُنْ مُغِیْثًا لِی فَقَلْبِی فِی وَعِیْدٍ   وَأَجِرْ ضَیْفَکَ مِنْ رَیْبِ الْمَنُوْنِ

آپ میرے لیے فریاد رس ہو جائیں کہ میرا دل خوف زدہ ہے اور اپنے مہمان[1] کو حوادث و تکالیفِ زمانہ سے نجات عطا فرمائیے۔

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ أَنْجِدْ یَا أَمِیْنَ   یَا شَفِیْعًا فِی غَدٍ لِلْمُذْنِبِیْنَ

اے اللہ کے رسول! اور اے امین! میری مدد فرمائیے اور اے فردائے قیامت کو گنہ گاروں کے شفیع! مجھے اپنے جود و کرم سے بہرہ ور فرمائیے۔

---

[1] اعلیٰ حضرت مولینا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہٗ نے اس لیے تو کہا ہے ؎

آسماں خوان، زمین خوان، زمانہ مہمان   صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا

(حدائق بخشش)

يا حَبيبي اِنَّ لی قلبًا حَزِينٌ　　يا مَلاذًا اِلّا ذ فيه الخائفُونْ

اے میرے محبوب! بے شک میرا دل بہت افسردہ اور غمگین ہے اور اے کائنات کے ملجاء و ماویٰ جہاں (عتابِ الہی) سے خائف انسان پناہ حاصل کریں گے (میری فریاد سن لیجیے اور مجھے بامراد فرمائیے!)

بعض علماء رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں: جس نے اپنے گھر میں حضور نبی اکرم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میلاد شریف منعقد کی۔ فرشتے اُس مکان کو سال بھر کے لیے اُس دن تک گھیرے رہتے ہیں جس دن کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد خوانی اس میں ہوئی تھی۔

حضرت ابوالحسن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں بے شک دعا اس وقت تک آسمان پر نہیں چڑھتی اور نہ ہی زمین پر اُترتی ہے (یعنی اس کی قبولیت کا جواب نہیں آتا) جب تک حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھا جائے۔[1]

---

[1] قرآنِ مجید میں ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۞	بے شک اللہ اور اس کے فرشتے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے ہیں۔ سو اے ایمان والو! تم بھی حضور پر صلوٰۃ و سلام بھیجا کرو۔

حضور فرماتے ہیں:

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِی اَكْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلٰوةً۔	آدمیوں میں میرے سب سے زیادہ قریب وہ ہے جو مجھ پر سب سے زیادہ درود شریف پڑھتا ہے۔

درود شریف کے فضائل پر بکثرت احادیث مروی ہے۔ اس کے لیے علامہ سخاوی کی کتاب القول البدیع فی الصلوٰۃ علی حبیب الشفیع ملاحظہ فرمائیے جو قادری کتب خانہ سیالکوٹ نے شائع کی ہے۔

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے مکاشفات

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نور محمدی میرے بطن میں جلوہ گر ہوا۔ تو حمل کے پہلے مہینے، جو رجب المرجب کا مہینہ تھا، ایک رات جب میں اپنے گھر میں سو رہی تھی۔ خواب میں کیا دیکھتی ہوں کہ ایک مرد کامل جس کے چہرے سے ملاحت ٹپک رہی تھی۔ جسم سے عمدہ خوشبو آرہی تھی اور جس کے انوار ہر سو ضیا بار تھے، میرے پاس آیا اور کہنے لگا: مرحبا یا محمد ! میں نے اس سے پوچھا! آپ کون ہیں۔ کہا: میں ابوالبشر آدم ہوں علیہ السلام۔ میں نے پوچھا: آپ کس لیے تشریف لائے ہیں۔ فرمایا: اے آمنہؓ، بشارت ہو کہ تم سید البشر اور فخر ربیعہ و مضر سے بارور ہو۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

جب دوسرا مہینہ ہوا، تو اسی طرح ایک اور شخص خواب میں میرے پاس آیا اور کہہ رہا تھا: السلام علیک یا رسول اللہ (اے اللہ کے رسول، آپ پر سلام ہو) میں نے کہا: آپ کون ہیں؟ فرمایا: میں شیث علیہ السلام ہوں۔ میں نے کہا: آپ کیا چاہتے ہیں؟ کہنے لگے : اے آمنہؓ خوشخبری ہو کہ تم صاحب تاویل وحدیث نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم سے بارور ہو۔

جب تیسرا مہینہ ہوا تو ایک اور صاحب میرے پاس آیا اور کہنے لگے:

السلام علیک یا نبی اللہ

(اے اللہ کے نبی آپ پر سلام ہو)

میں نے پوچھا: آپ کون ہیں۔ فرمایا میں ادریس علیہ السلام ہوں۔ میں نے کہا: آپ کیا چاہتے ہیں۔ فرمایا: اے آمنہؓ بشارت ہو کہ تم نبی رئیس سے —

بارور ہو، یعنی ایسے نبی کے حمل سے جو سب کے سردار ہیں۔

جب چوتھا مہینہ ہوا تو حسبِ سابق ایک بزرگ میرے پاس آئے اور کہنے لگے:

السلام علیك یا حبیب الله

(اے اللہ کے محبوب آپ پر سلام ہو)

میں نے پوچھا آپ کون ہیں۔ فرمایا۔ میں نوح علیہ السلام ہوں۔ میں نے کہا: آپ کیا چاہتے ہیں۔ فرمایا: اے آمنہ رضی اللہ عنہا! خوشخبری ہو کہ تم اُس نبیٔ محترم سے بارور ہو۔ جو صاحب نصر و فتوح ہیں، یعنی فتح و نصرت کے مالک ہیں۔

جب پانچواں مہینہ ہوا تو اسی طرح ایک حضرت میرے پاس آئے اور کہنے لگے:

السلام علیك یا صفوة الله

(اے اللہ کے برگزیدہ رسول، آپ پر سلام ہو)

میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ فرمایا میں ہود علیہ السلام ہوں۔ میں نے کہا: آپ کیا چاہتے ہیں۔ فرمایا: اے آمنہ رضی اللہ عنہا! خوشخبری ہو کہ تم اس نبیٔ معظم سے بارور ہو۔ جو قیامت کے دن شفاعت عظمیٰ کے مالک ہوں گے۔

جب چھٹا مہینہ ہوا تو پہلے کی طرح ایک بزرگ میرے پاس آئے اور کہنے لگے:

السلام علیك یا رحمة الله

(اے اللہ کی رحمت آپ پر سلام ہو)

میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ فرمایا: میں ابراہیم خلیل علیہ السلام ہوں۔ میں نے کہا: آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا: اے آمنہ رضی اللہ عنہا! خوشخبری ہو کہ تم نبیٔ جلیل صلی اللہ علیہ وسلم سے بارور ہو۔

جب ساتواں مہینہ ہوا۔ تو اسی طرح ایک بزرگ میرے پاس آئے اور کہنے لگے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنِ اخْتَارَهُ اللهُ

(اے اللہ کے منتخب رسول آپ پر سلام ہو)

میں نے پوچھا: آپ کون ہیں۔ فرمایا: میں اسماعیل ذبیح علیہ السلام ہوں۔ میں نے کہا آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا: اے آمنہؓ! خوشخبری ہو کہ تم نبی رجیح وملیح یعنی افضل اور حسن نمک پاش والے نبی سے بارور ہو۔

جب آٹھواں مہینہ ہوا، تو حسبِ دستور ایک صاحب میرے پاس آئے۔ اور کہنے لگے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللهِ

(اے اللہ کے پسندیدہ رسول، آپ پر سلام ہو)

میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا: میں موسیٰ بن عمران علیہ السلام ہوں میں نے کہا: آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا: اے آمنہؓ! خوشخبری ہو کہ تم اُس نبی معظم سے بارور ہو جن پر قرآن پاک نازل ہوگا۔

جب نواں مہینہ ہوا تو اسی طرح ایک اور حضرت میرے پاس آئے اور کہنے لگے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ رُسُلِ اللهِ

(اے رسولانِ الٰہی کو ختم کرنے والے، آپ پر سلام ہو)

آپ کا وقتِ ظہور قریب ہے۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں۔ فرمایا: میں عیسیٰ بن مریم ہوں علیہما السلام۔ میں نے کہا: آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا: اے آمنہؓ! خوشخبری ہو کہ تم نبی مکرم اور رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم سے بارور ہو۔ تم سے ہر قسم کی تکلیف، درد، دُکھ اور بیماری زائل ہوگئی ہے۔

يَا آمِنَةُ بُشْرَاكِ سُبْحَانَ مَنْ أَعْطَاكِ بِحَمْلِكِ مُحَمَّدًا رَبُّ السَّمَا هَنَّاكِ

اے آمنہؓ! بشارت ہو، مقدس ہے وہ ذات، جس نے تمہیں یہ نعمت عطا کی کہ گوہرِ محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بارور کیا، آسمان کا رب تمہیں مبارک باد دیتا ہے۔

یالمصطفٰی سعدک غلب لما حملت فی رجب   وما ترین منہ تعب ھذا نبیٌّ زاکی

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب تو نے رجب کے مہینے حمل میں لیا ۔ تو تیری خوش بختی کا ستارہ چمک اٹھا اور تو نے اس حمل سے کوئی رنج و مشقت نہیں دیکھا۔ یہ پاک اور ستھرے نبی ہیں۔

شعبان شھر الثانی بہ النبی العدنانی   الثالث رمضان وربک أعطاک

شعبان، عدنان کے نبیؐ کے حمل کا دوسرا مہینہ ہے۔ رمضان تیسرا ہے۔ تیرے رب نے تجھے نعمتِ کبریٰ بخشی ہے۔

شوال جاک مسعدا بحملکی محمدا   وما ترین منہ ردا اضاءت لک دنیاکی

شوال تیرے لیے، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حمل اقدس کی صورت میں، سعادت مندی اور فیروز بختی لیے آیا۔ تجھے اس کی کچھ تکلیف و دِقّت محسوس نہیں ہوئی۔ اس سے تیرے سامنے دنیا روشن ہو گئی۔

ذوالقعدۃ اتاکی بالوفا وشرفک بالمصطفٰی   وربک عنک عفا وخصک وحماکی

ذوالقعدہ، وفا کے ساتھ تیرے پاس آیا اور تجھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف کیا۔ تیرے رب نے تجھ سے عفو فرمایا ہے اور خصوصیت سے نواز کر اپنی حمایت و حفاظت میں لے لیا ہے۔

ذوالحجۃ سادس شھرک حملت بالزکی   یا آمنۃ یا بختکی وربک علاکی

ذوالحجہ چھٹا مہینہ ہے جب سے تو نے صاف اور ستھرے نبی کو حمل میں لیا۔ اے آمنہؓ! تو کتنی خوش نصیب ہو۔ کہ تیرے رب نے تجھے کتنا بلند مرتبہ کیا ہے۔

جاء المحرم بالھنا والقرب منہ قد دنا   وما ترین منہ عنا ھذا نبیٌّ زاکی

محرم مبارکبادی دیتا ہوا آیا کہ ظہور قدسی کا زمانہ قریب آگیا اور جس قدر زمانۂ ولادت قریب ہوا۔ تم نے اس سے کوئی تکلیف اور رنج نہیں دیکھا۔ کہ نبیٔ محترم، خود پاک اور دوسروں کو پاک فرمانے والے ہیں۔

وفی صَفَرْ یَاْتِی الْخَبَرْ بِذِی النَّبِیِّ الْمُفْتَخَرْ مِنْ أَجْلِهِ انْشَقَّ الْقَمَرْ نُوْرٌ بِهِ یَکْفَاکِی

صفر کا مہینہ فخرِ عالم نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشخبری لیے آیا، جن کی خاطر چاند شق ہوگیا۔ اُن کا نُور ہی تیرے لیے کافی ہے۔

وَفِی رَبِیْعِ الْاَوَّلِ وُلِدَ النَّبِیُّ الْمُرْسَلْ یَا آمِنَۃْ تَحَمَّلِی لِتَحْمَدِی مَوْلَاکِی

ربیع الاول شریف، نبی مکرم رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا مہینہ ہے۔ اے آمنہؓ تحمل کر، اور اسی نعمتِ کبریٰ پر اللہ کی حمد و ثنا بجالا۔

فِی لَیْلَۃِ الْاِثْنَیْنِ وُلِدَ النَّبِیُّ الزَّیْنِ أَحْمَدُ کَحِیْلُ الْعَیْنِ مِنْ أَصْلِ نَسْلٍ زَاکِی

شب دوشنبہ، نبیٔ زینت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے جو سرمہ چشم ہیں اور ایسی نسل سے ہیں جو شروع سے پاک و مطہر چلی آرہی ہے۔

وُلِدَ النَّبِیُّ مَخْتُوْنًا، مُکَحَّلًا مَدْھُوْنًا وَحَاجِبٌ مَقْرُوْنًا، وَحُسْنُہٗ وَافَاکِی

نبیٔ محترم صلی اللہ علیہ وسلم مختون (یعنی ختنہ شدہ) پیدا ہوئے، آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا تھا۔ لب تر و تازہ ابرو پیوستہ، اور حسن و جمال کا بے مثال پیکر بن کر تمہارے پاس تشریف لائے۔

ھٰذَا نَبِیُّ الْاُمَّۃْ، قَدْ جَاءَنَا بِالرَّحْمَۃْ نَسْکُنْ بِفَضْلِہِ الْجَنَّۃْ، رَغْمًا عَلٰی أَعْدَاکِی

حضورؐ، امت مرحومہ کے نبی ہیں جو رحمتِ مجسم بن کر ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اُن کے فضل و کرم سے، دشمنانِ دین کے علی الرغم، جنت میں سکونت پذیر ہوں گے۔

یَا رَبُّ یَا غَفَّارْ، اِغْفِرْ لِذِی الْحُضَّارْ بِالسَّادَۃِ الْأَبْرَارْ، وَالْھَاشِمِیِّ الزَّاکِی

اے بخشنے والے عظیم پروردگار، حاضرینِ محفل کو سید ابرار اور تزکیہ فرمانے والے نبیٔ ہاشمی کے طفیل، اپنے دامنِ عفو و مغفرت میں لے لے۔

دیگر معجزاتِ ولادت

مروی ہے کہ جب حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطنِ اطہر سے آقائے کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو اس وقت کوئی یہودی عالم ایسا نہیں رہا تھا جسے حضور کی ولادتِ باسعادت کا علم نہ ہو گیا ہو۔ اُن کے پاس ایک اُونی جبہ تھا۔ جو حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے خون سے رنگین تھا۔ اور وہ اپنی کتابوں میں یہ لکھا پاتے تھے کہ جب اس جبہ سے خون کے قطرات ٹپکنے لگیں گے تو اس وقت حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کے ہاں نبیٔ آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوں گے۔ جو ان کے ادیان کو معطل کریں گے۔ لہٰذا جب جبہ سے خون کے قطرات ٹپکے، تو تمام یہودیوں کو معلوم ہو گیا کہ حضور سیّد عالم فخر آدم و بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہو گئے ہیں۔ سب نے اجتماع کیا اور حضور کو اذیت پہنچانے کے لیے کید اور مکر و فریب کی سوچنے لگے۔ مختلف شہروں میں ایلچیوں کو بھیجا کہ ایک دوسرے سے مل کر کوئی حیلہ و تدبیر دریافت کریں اور ان بدنصیبوں کو یہ معلوم نہ تھا کہ اُن کے مکر و فریب کو مٹانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے تدبیر کر رکھی ہے۔ اور حضور کے وجود مسعود سے دین اسلام کو قائم اور روشن کر دیا ہے اور اہل کفر کے دین کو سرنگوں اور ناکارہ کر دیا ہے[1]۔

---

[1] قرآن مجید میں ہے: يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ۔ یعنی ؎

نورِ خدا ہے کُفر کی حرکت پہ خندہ زن پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

آئی نسیم کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

راوی کہتے ہیں کہ جب مقبولیت اور ایمان کی ہوائیں چلیں، تو سب سے پہلے جس خوش نصیب کا مشام جان ان سے معطر ہوا وہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، تھے۔ انہوں نے دیارِ وطن کو خیرباد کہہ دیا اور ایران سے سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے حاضر خدمت ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیا اور جس کی انہیں تمنا اور آرزو تھی، اللہ تعالیٰ نے وہ پوری کر دی، ان کی کوشش رائیگاں نہ گئی، ان کی محنت پھل لائی اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے بارے میں ارشاد فرمایا:

سَلْمَانُ مِنَّا — سلمان ہم سے ہیں

اور جب نسیم کوئے محمد، سرزمین روم میں چلی تو اہلِ علم نے اِسے محسوس کر لیا اور اہل سعادت اس کے صدقے رحمتِ خداوندی سے سرفراز ہوئے۔ سب سے پہلے جس نے ایمان کی خوشبو پائی، وہ بلاشک وشبہ اہل روم کے سردار حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ، تھے، جو رشتۂ اطاعت و انقیاد گردن میں ڈالے، اسلام کی طرف کشاں کشاں چلے آئے اور خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت وصحبت سے بہرہ ور ہوئے اور اپنے مقصدِ حیات کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

جب نسیم بطحیٰ ارض یمن میں چلی تو سب سے پہلے حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے مشامِ دماغ تک پہنچی اور وہ ظاہر و باطن میں حضور پر ایمان لائے۔ وہ عشقِ مصطفیٰ سے سرشار تھے اور وطن کی دُوری کے باوجود حضور پر ایمان کی دولت سے مالا مال

ہوئے۔ نبی مؤتمن صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یوں تعریف فرمائی۔

إِنِّی لَأَجِدُ نَفَسَ الرَّحْمٰنِ مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ۔ مجھے یمن کی طرف سے رحمٰن کی خوشبو آ رہی ہے۔

صرف اسی وصفِ روشن پر کفایت نہیں، بلکہ حصولِ مدعا کے لیے سید البشر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفۂ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو یہ فرمانِ ذیشان دیا:

إِذَا رَأَيْتَ أُوَيْسَ الْقَرَنِيِّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ يَا عُمَرُ وَاطْلُبْ مِنْهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَإِنَّهُ يَشْفَعُ فِي مِثْلِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ۔ اے عمرؓ! جب تم اویس، قرنی کو دیکھو تو ان کو سلام کرنا اور اپنے لیے دعائے مغفرت کی درخواست کرنا، کیونکہ وہ قبیلہ ربیعہ اور مُضر کے برابر لوگوں کو شفاعت کریں گے۔

جب نسیم حجاز بلادِ حبشہ میں چلی تو سب سے پہلے حضرت بلال بن حمامہ حبشی رضی اللہ عنہ کے مشامِ جاں تک پہنچی۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق اور عنایت ان کے شاملِ حال ہوئی اور وہ تصدیقِ رسالت اور ایمان کی دولت سے مالامال ہوئے۔ چنانچہ انہوں نے اذان کے ذریعے کلمۂ توحید کو بلند کیا اور دین اسلام کے منادِ اور نقیب قرار پائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے علم لہراتے اور اعلامیے نشر کرتے رہے جس کے لیے نبیٔ تہامی و سامی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مخصوص کر دیا تھا۔ اور فرمایا تھا:

يَا بِلَالُ أَنْتَ تَنْشُرُ لِلدِّينِ أَعْلَامِي وَتَرْفَعُ بِهَا قَدْرِي وَمَقَامِي ٥ فَلِأَجْلِ ذٰلِكَ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ إِلَّا وَسَمِعْتُ خَشْخَشَةَ نَعْلَيْكَ قُدَّامِي۔ اے بلال تم میرے دین کے اعلامیے نشر کرتے ہو، اور اس طرح میرے مقام و مرتبہ کی عظمت کے چرچے کرتے ہو اس لیے جب میں (شب معراج کو) جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے تمہارے قدموں کی چاپ سنی۔

عامر یمنی کا محیّر العقول واقعہ

جب نسیمِ مشکبوئے محمد سرزمینِ یمن میں چلی تو عامر یمنی کے روح و دماغ کو معطر کیا۔ بتوں کی پوجا چھوڑ کر اسلام کی طرف چلا آیا اور سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی قدم بوسی سے مشرف ہوا اور حضورؐ کی محبت میں ، نیک و بزرگ بن کر دارِ فانی سے رخصت ہوا۔

اس کا واقعہ پڑھ کر عقل خیرہ اور ذہن ششدر رہ جاتا ہے۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ عامر کے پاس ایک بُت تھا ، جس کی وہ پوجا کیا کرتا تھا۔ اُس کی ایک بیٹی تھی ، جو قولنج ، جذام اور گنٹھیا کے امراض میں مُبتلا تھی۔ اور چلنے پھرنے سے قاصر تھی۔ عامر بُت کو ایک جگہ نصب کر کے ، اپنی بیٹی کو اُس کے سامنے بٹھاتا اور کہتا : میری یہ بیٹی بیمار ہے ، اس کا علاج کر ، اگر تیرے پاس شِفا ہے تو اُسے اِس شدّت مرض سے شفا عطا کر اور عافیت بخش۔ وہ سالہا سال تک اسی طرح کرتا رہا اور بُت سے حاجت مانگتا رہا۔ مگر پتھر کا یہ بُت اس کی حاجت پوری نہ کر سکا اور اس کی بیٹی کو شفا نہ دے سکا۔ جب توفیق و عنایت اور ایمان و ہدایت کی بادِ بہاری چلی۔ تو عامر نے اپنی بیوی سے کہا : ہم کب تک اس بہرے گونگے پتھر کو پوجتے رہیں گے جو نہ بولتا ہے اور نہ کلام کرتا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ ہم صحیح دین پر ہیں۔ بیوی نے کہا : ہمیں ساتھ لے کر تلاشِ ہدایت کے لیئے نکلو ممکن ہے کہ ہمیں حق کی طرف کوئی راہنمائی مل جائے۔ یہ امر ناگزیر ہے کہ ان مشارق و مغارب یعنی وسیع و عریض کائنات کا ایک ہی خالق ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ دونوں میاں بیوی اپنے مکان کی چھت پر بیٹھے یہی باتیں کر رہے تھے کہ اچانک انہوں نے دیکھا کہ ایک نُور ہے ، جو تمام آفاق پر محیط ہے اور اس کی روشنی و تابانی سے تمام کائنات منور ہو گئی ہے اللہ تعالیٰ نے اُن کی آنکھوں

سے تاریکی کا پردہ ہٹادیا تاکہ وہ خوابِ غفلت سے بیدار ہو جائیں۔ کیا دیکھتے ہیں کہ فرشتے صفیں باندھے کھڑے ہیں اور مکان کو گھیرے میں لیے ہوئے ہیں، پہاڑ سجدہ کر رہے ہیں، زمین دم بخود ہے اور درخت جھکے ہوئے ہیں۔ پرندوں کے پنکھے بڑے بڑے نظر آرہے ہیں اور ایک منادی کہہ رہا ہے کہ ہادیٔ برحق نبیٔ آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہو گئے ہیں۔ بُت کو دیکھا کہ اُوندھے مُنہ ذلیل وخوار پڑا ہے۔

عامر نے بیوی سے پوچھا: کیا بات ہے؟ وہ کہنے لگی: ذرا اس بت کو تو دیکھیے کہ یہ کیسے سرنگوں ہے؟ اتنے میں سنتے ہیں کہ بت کہتا ہے: آگاہ رہو کہ خبرِ عظیم ظاہر ہو گئی اور وہ ذاتِ مقدس پیدا ہو چکی ہے، جو فخرِ عالم اور شرفِ کائنات ہے۔ آگاہ رہو کہ وہ نبیٔ آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم، جن کی تشریف آوری کا ہر ایک کو انتظار تھا[1]، جن سے شجر و حجر کلام کریں گے، وہ جن کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے ہو گا۔ اور جو قبیلۂ ربیعہ و مضر کے سردار ہوں گے ظہور فرما چکے ہیں۔ یہ سُن کر اس نے بیوی سے کہا: کیا تو سُن رہی ہے کہ یہ پتھر کیا کہہ رہا ہے؟ بولی: اس سے پوچھیے کہ اس مولودِ مسعود کا نام کیا ہے، جن کے نور سے اللہ تعالیٰ نے تمام موجودات کو منور کیا ہے[2]۔ اس پر عامر نے کہا: اے ہاتف! جو اس پتھر کی زبان سے آکر، بول رہے ہو، جس نے صرف آج ہی کلام کیا ہے۔ یہ تو بتاؤ کہ اس جانِ عالم کا نام کیا ہے؟ ہاتف نے جواب دیا: ان کا نامِ نامی، اسمِ گرامی محمد مصطفےٰ ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ جو سرزمین زمزم و صفا کے فرزند ہیں، وطن تہامہ ہے، اور اُن کے دونوں کندھوں کے درمیان نشانی (یعنی مہرِ نبوت) ہے۔ جب چلیں گے تو بادل اُن پر سایہ کرے گا۔ صلی اللہ علیہ وسلم الیٰ یوم القیامۃ (حضورؐ پر قیامت کے دن تک اللہ تعالیٰ کا صلوٰۃ وسلام ہو)۔

---

[1] عبد دیگر، عبدہٗ چیزے دگر ۔۔۔ ما سراپا انتظار، او منتظر

[2] حمد محمود ے کہ در جملہ صُوَر ۔۔۔ شد ہا، نوارِ محمد جلوہ گر

کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے ۔۔۔ ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

اس پر عامر نے اپنی بیوی سے کہا: آؤ، ان کی تلاش میں نکلیں تاکہ ان کی بدولت حق کی طرف رہنمائی حاصل کریں۔ وہ آپس میں یہ مشورہ کر رہے تھے کہ ان کی بیمار بیٹی، جو مکان کے نچلے حصہ میں بے خبر پڑی تھی اور انہیں اس کا خیال تک نہ تھا، کیا دیکھتے ہیں کہ چھت کے اوپر کھڑی ہے۔ حیران ہو کر باپ نے پوچھا: بیٹی تیری وہ تکلیف کہاں گئی جس میں تو مبتلا تھی اور تیری اس بے خوابی کو کیا ہوا۔ جس نے تیرا جینا دوبھر کر رکھا تھا۔ بیٹی نے جواب دیا: ابّا! میں میٹھی نیند سو رہی تھی، اور دنیا و مافیہا سے بے خبر تھی۔ کہ اچانک اپنے سامنے نور کی ایک تجلّی دیکھی جس میں ایک بزرگ میرے سامنے تشریف لائے: میں نے پوچھا: یہ نور کی کیسی تجلّی ہے جو میں دیکھ رہی ہوں اور یہ کون صاحب ہیں جن کے دندان مبارک کا نور مجھ پر جلوہ فگن ہے۔ مجھے بتایا گیا۔ کہ یہ عدنان کے فرزند کا نور ہے۔ جس سے کائنات عطر بار ہے میں نے عرض کی: مجھے ان کا اسم گرامی بتائیے! کہا کہ ان کے اسمائے گرامی احمد اور محمد ہیں، اہلِ اطاعت پر رحم و شفقت فرمائیں گے اور خطاکاروں سے عفو و درگذر کریں گے۔ میں نے مزید پوچھا: ان کا دین کیا ہے؟ بتایا دین حنیف پر ہیں، جو ربانی دین ہے۔ میں نے عرض کیا: ان کا حسب و نسب کیا ہے؟ جواب دیا: قریشی اور عدنانی ہیں۔ میں نے دریافت کیا: وہ کس کی عبادت کرتے ہیں؟ فرمایا مہیمنِ صمدانی (یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ) کی۔ میں نے پوچھا: اور آپ کون ہیں؟ آواز آئی کہ میں اُن فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہوں، جنہیں نور محمدی کے اٹھانے کا شرف بخشا گیا ہے۔ میں نے عرض کی: کیا آپ نے میری اس تکلیف کو ملاحظہ نہیں فرمایا: فرشتہ نے کہا: حضورؐ کے وسیلے سے دُعا کرو کہ خداوندِ لم یزل نے فرمایا ہے:

فَقَدْ أَوْدَعْتُ فِيهِ سِرِّي	میں نے حضورؐ کی ذات میں اپنا راز، اور
وَبُرْهَانِي. لَا فَرَّجَنَّ	برہان وودیعت کیا ہے۔ جو کوئی مجھ سے

بِهٖ عَمَّنْ دَعَانِیْ وَلَأُ شَفِّعَنَّهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِیمَنْ عَصَانِیْ

(الحدیث)

آپؐ کے وسیلے سے دُعا کرے گا، میں اُس کی مشکل کو حل کروں گا اور جنہوں نے میری نافرمانی کی ہے۔ ان کے بارے میں قیامت کے دن حضورؐ کو شفیع بناؤں گا۔

یہ سنتے ہی میں نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیئے اور خلوصِ دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ پھر ہاتھوں کو چہرے اور جسم پر پھیرا اور نیند سے بیدار ہو گئی۔ اب جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں، میں صحیح و سالم اور توانا و تندرست ہوں۔

یہ سُن کر عامر نے بیوی سے کہا: بے شک یہ جانِ عالم، سرو برہان کے امین ہیں اور ہم نے ان کی عجیب و غریب نشانیاں دیکھی ہیں، میں اُن کی محبت اور شوقِ دید میں جنگلوں اور دشوار گذار وادیوں کو طے کروں گا۔ چنانچہ عامر اور اُس کے تمام گھر والے، حضورؐ کی تلاش میں اٹھ کھڑے ہوئے اور عازمِ مکہ ہو گئے۔ جب منزلِ مقصود پر پہنچے اور مکہ کی سرزمین میں داخل ہوئے تو حضورؐ کی والدہ ماجدہ، حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا مکان دریافت کرکے دروازے پر جا دستک دی۔ حضرت آمنہؓ نے فوراً جواب دیا، تو انہوں نے عرض کی ہمیں اپنے گلِ نودمیدہ کے جمالِ جہاں آرا سے بہرہ ور فرمائیے، جن کے طفیل، اللہ تعالیٰ نے موجودات کو نورِ جاں بخشا ہے۔ اور آباؤ اجداد کو شرف بزرگی عطا فرمائی ہے۔

حضرت آمنہؓ نے فرمایا: میں اپنا نورِ جاں نکال کر تمہیں نہیں دکھاؤں گی، کیونکہ یہود یوں سے ڈرتی ہوں کہ کہیں ان کو نقصان نہ پہنچائیں۔ تب عامر اور اس کے گھر والوں نے کہا: ہم نے تو حضورؐ ہی کی محبت میں دیارِ وطن کو خیرباد کہا ہے۔ اور اپنے دین و ایمان کو ترک کرکے آئے ہیں تاکہ حبیبِ محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے جمالِ بے مثال سے اپنی

لہ ولقد کرمنا بنی آدم — اور ہم نے بنی آدم کو عزت و کرامت بخشی ہے (القرآن)

آنکھوں کو روشن اور منور کریں جن کی خدمت میں حاضر ہونے والا کبھی ناکام و نامراد نہیں لوٹے گا۔

یہ سن کر حضرت آمنہ رضی نے فرمایا: اگر یہی بات ہے کہ تمہیں حضورؐ کی زیارت سے مشرف ہوئے بغیر چارہ نہیں، تو جلدی نہ کرو، تھوڑی دیر کے لیے ٹھہر جاؤ اور مجھے کچھ وقت دو۔ یہ کہہ کر وہ کچھ دیر کے لیے اپنے حجرہ میں چلی گئیں اور ان سے کہا: اندر آجاؤ۔ اذن باریابی پاتے ہی وہ اُس حجرۂ نور میں داخل ہوئے، جہاں نبیٔ معظم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے، جب حبیبِ محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی انوار و تجلیات دیکھیں تو دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو گئے اور تکبیر و تہلیل کرنے لگے۔ چہرۂ انور سے جو پردہ اٹھایا تو یہ دیکھ کر ایک دم سے اُن کی چیخ نکل گئی اور اتنا روئے کہ ہچکیاں بندھ گئیں۔ قریب تھا کہ اُن کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر جائے۔ انہوں نے پاؤں مبارک کو اٹھایا اور منہ کے بل گر گئے اور حضورؐ کے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔ جیسے کوئی اپنے صاحبین اور دامادوں کے ساتھ ان کی خوشنودی کے لیے کرتا ہے۔

اِس کے بعد حضرت آمنہ رضی نے فرمایا: اب جلدی سے چلے جاؤ۔ اِس لیے کہ حضورؐ کے جدّ امجد حضرت عبد المطلب نے مجھ سے عہد لے رکھا ہے کہ میں حضورؐ کو عام لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رکھوں اور انہیں ظاہر نہ کروں۔ لہٰذا وہ حبیبِ محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں سے نکلے، مگر آتشِ عشق دلوں میں بدستور بھڑک رہی تھی۔ عامر نے ہاتھ دل پر رکھا اور دیوانہ وار چیخ کر کہا: مجھے حضرت آمنہ رضی کے گھر واپس لے چلو اور دوبارہ التجا کرو کہ مجھے حضورؐ کے جمالِ جہاں آرا سے ایک بار پھر بہرہ ور فرمائیں۔ چنانچہ وہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر واپس آئے، جب اندر گئے تو عامر دیکھتے ہی حضورؐ کی طرف لپکا اور قدموں میں گر گیا۔ پھر ایک دردار چیخ ماری اور اس کی رُوح عالمِ جاودانی کو انتقال کر گئی اور اُسی وقت اللہ تعالیٰ

نے اسے جنت میں پہنچا دیا۔ بخدا، محبانِ کامل اور عاشقانِ صادق کا یہی حال اور یہی علامات ہوتی ہیں۔ پس اے دانا و عقلمند! حبیبِ محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات اور حالات و صفات کو سنو، جنہوں نے کائنات کو عزت و حسن سے نوازا ہے۔ اور جن کا نور آفاق میں تاباں و درخشاں ہے۔

صلوعلیہ وسلموا تسلیما　　حَتّٰی تَنَالُوا جَنَّۃً نَعِیْمَا

یَا رَاحَۃَ الْأَرْوَاحِ طَابَتْ بِکُمْ أَفْرَاحِی　　أَنْوَارُکُمْ لَوْلَاحَتْ تُغْنِی عَنِ الْمِصْبَاحِ

اے راحت جاں، میری خوشیاں آپ ہی سے دوبالا ہیں، آپ کے انوار روشن ہوں، تو چراغوں سے بے نیاز کر دیتے ہیں۔

الْهَاشِمِی التِّهَامِی مَبْعُوثٌ لِلْأَنَامِ　　صَلّٰی عَلَیْهِ مَدَامِی تَأْتِیْ مِنْهُ الْفَلَاحِی

حضورؐ بنو ہاشم سے ہیں، تہامہ کے رہنے والے ہیں اور تمام مخلوقات کے لیے رسول بن کر مبعوث ہوئے آپؐ پر ہمیشہ صلوٰۃ وسلام ہو کہ انسانیت کی صلاح آپ ہی کے دامن سے وابستہ ہے۔

اَلسَّیِّدُ الْمُخْتَارُ خُلَاصَۃُ الْأَخْیَارْ　　بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ صَلِّ عَلَیْهِ یَا صَاحِی

حضورؐ سردار ہیں، صاحب اختیار ہیں اور بہترین انسانوں (یعنی انبیاء و مرسلین) کا خلاصہ ہیں۔ اے میرے ساتھی! دن رات حضورؐ پر درود پڑھو۔

مِنْ بَعْدِهِ الشَّفِیْقِی أَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِی　　مَنْ فَازَ بِالتَّصْدِیْقِی لِصَاحِبِ الْإِنْجَاحِی

حضورؐ کے بعد آپؐ کے رفیق شفیق حضرت ابوبکر صدیقؓ پر جو حاجت روا آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق سے کامران ہوئے۔

اَلثَّانِی الْفَارُوْقْ، مُجْرِی الْحُقُوْقْ　　قَدْ طَهَّرَ الطُّرُوْقْ، بَعْدَ السَّلَاحِی

دوسرے احکامِ شریعت کو جاری کرنے والے عمر فاروقؓ پر جنہوں نے ہتھیار اٹھا کر (کفر اور اسلام) کے راستوں کو نکھار کر دیا۔

ثَالِثُهُمْ ذُوالنُّورَيْنِ عثمان قُرَّةُ الْعَيْن — صِهْرُ التِّهَامِی الزَّیْنِ مَنْ فَاقَ عَلَی الْمَصَابِحِ

تیسرے عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ پر - جو اُس نبی تہامی کے قرۃ العین اور داماد ہیں، جن کا نور و جمال، چراغوں پر غالب تھا۔

وَالرَّابِعُ الْوَلِی یُکْنٰی بِالرِّضٰی — سَیِّدُنَا عَلِی، لُبَابُ خَیْبَرْ دَاحِی

چوتھے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر، جو شہنشاہِ ولایت، پیکرِ تسلیم و رضا اور خیبر شکن ہیں۔

أَشْبَالُهُ السِّبْطَیْنِ، اَلْحَسَنْ وَالْحُسَیْن — وَالزُّهْرَةُ عَیْنُ الْعَیْنِ، کَرِیْمَةُ النَّصَاحِی

نیز حضرات حسن و حسین، شیرِ خدا کے دو شہزادوں پر اور سیدہ زہرا پر جو حضور کی آنکھوں کا نور اور آپ کی نسلِ پاک سے ہیں[1]

وَالطَّلْحَةُ وَالزُّبَیْرُ، مَنْ وُصِفَا بِالْخَیْر — فِیْهِمْ بِزُوْلِ الضَّیْرِ، وَتَکَثُّرُ الْأَفْرَاحِ

ساتھ ہی حضرات طلحہ و زبیر پر، جو خیر کے ساتھ موصوف ہیں، جن کی بدولت شقاوت دور ہوتی ہے اور خوشیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

وَالسَّعْدُ وَالسَّعِیْدُ، وَابْنُ عَوْفِ الْمَجِیْدُ — لَا سِیَّمَا الرَّشِیْدُ، عُبَیْدَةُ الْجَرَّاحِ

اور حضرت سعد حضرت سعید اور گرامی مرتبت عبد الرحمن ابن عوف رضی اللہ عنہ پر - خاص کر صاحب رشد و ہدایت[2] حضرت عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ پر۔

یَارَبِّ بِالْآیَات، بِسَیِّدِ السَّادَاتِ — أَدْخِلْنَا فِی الْجَنَّاتِ، یَامَنْ هُوَالْمُنَاجِی

اے بہت زیادہ بخشش فرمانے والے پاک پروردگار، ہمیں اپنے کلام اور سید انام صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے جنت میں داخل فرما۔

یَارَبِّ بِالْقُرْآن، بِسَیِّدِ الْأَکْوَان — أَدْخِلْنَا فِی الْجِنَانِ، یَامَنْ هُوَالْفَتَّاحِ

اے فتح باب فرمانے والے رب العالمین، ہمیں قرآن اور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل جنت میں داخل فرما۔

---

[1] تیری نسلِ پاک سے ہے بچہ بچہ نور کا — تو ہے عینِ نور، تیرا سب گھرانہ نور کا
(اعلیٰ حضرت)

[2] صحابہ رضی اللہ عنہم آسمانِ رشد کے روشن ستارے ہیں — رہِ حق کے دکھانے کو یہ نورانی مینارے ہیں۔

پُرنُور ہے زمانہ صبحِ شبِ ولادت

امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ربیع الاوّل کی پہلی شب ہوئی تو حضور کی والدہ ماجدہ کو آپ کی ذاتِ اقدس سے عجیب کیف و سرور حاصل ہوا۔

دوسری شب حصولِ مقصد کی بشارت دی گئی۔ تیسری شب حضرت آمنہؓ سے مخاطب ہو کر کہا گیا: اے آمنہؓ! اب اُس جانِ عالم کے ظہور کا وقت قریب آگیا ہے، جو اللہ کی حمد و ثنا اور شکرِ احسان بجا لائے گا۔ چوتھی شب حضرت آمنہؓ نے ملائکہ کی بلند آواز سے تسبیح سُنی۔ پانچویں شب حضرت آمنہؓ نے خواب میں حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کی زیارت کی۔ وہ فرما رہے تھے۔ اس نبی جلیل کی خوشخبری ہو، جو صاحبِ نور و جمال اور فضل و کمال کے مالک ہیں اور تعریف و ثناء جن کو سزاوار ہے۔ چھٹی شب صاحبِ مدح و ثناء حضورؐ سید الانبیاء کے انوار سارے عالم میں جلوہ گر ہوئے۔ ساتویں شب ملائکہ حضرت آمنہؓ کے مکان پر آئے۔ جس سے خوشیاں دوبالا ہو گئیں۔ آٹھویں شب فرح و سرور اور مبارکبادی کے فرشتے نے ندا کی اور کہا: حضور کی ولادت کا وقت قریب آگیا ہے۔ نویں شب لطف و مہربانی کے فرشتے نے صحنِ عطف سے ندا کی کہ حضورؐ کی والدہ سے غم و الم زائل ہو گئے۔ دسویں شب خیف و منیٰ نے بشارت دی۔ گیارہویں شب زمین اور آسمان والوں نے ایک دوسرے کو حضورؐ کی ولادت کی خوشخبری دی۔ بارہویں شب حضرت آمنہ فرماتی ہیں۔ چاندنی رات تھی اور اندھیرا نہیں تھا۔ حضرت عبد المطلب، اپنی اولاد کو لے کر حرم کی طرف گئے ہوئے تھے۔ تاکہ اس

کی جو دیواریں گر گئی تھیں، ان کی مرمت کریں۔ میرے پاس اُس وقت کوئی نہیں تھا۔ نہ مرد، نہ عورت۔ اپنی تنہائی پہ رونے لگی اور کہہ رہی تھی۔ ہائے یہ تنہائی! اِس وقت نہ کوئی عورت ہے جو میری مدد کرے، نہ کوئی سہیلی ہے جو مونس و غمخوار ہو اور نہ کوئی لونڈی ہے جو مجھے سہارا دے۔ حضرت آمنہؓ فرماتی ہیں۔ پھر میں نے اپنے مکان کے ستونوں کی طرف نظر کی۔ کیا دیکھتی ہوں کہ وہ پھٹ گیا ہے اور چاند سی چار دراز قد عورتیں اس سے ظاہر ہوئی ہیں، انہیں انوار نے اپنی آغوش میں لے رکھا ہے اور انہوں نے سفید رنگ کی چادریں باندھ رکھی ہیں۔ جن سے کستوری کی خوشبو آتی ہے۔ مجھے یوں محسوس ہوا کہ گویا وہ عبد مناف کی بیٹیاں ہیں۔ ان میں سے پہلی آگے بڑھیں اور کہا: اے آمنہؓ! تمہاری مانند کون ہے کہ تم سیّد البشر اور فخرِ ربیعہ و مضر سے حاملہ ہو۔ یہ کہہ کر وہ میری داہنی جانب بیٹھ گئیں۔ میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ کہنے لگیں: میں سب آدمیوں کی ماں حوا ہوں۔ رضی اللہ عنہا۔ پھر دوسری آگے بڑھیں اور کہا: اے آمنہؓ تمہاری مانند کون ہے کہ تم اُس ہستی مقدس سے حاملہ ہو، جو پاک صاف، علم و آگہی کا مینارہ حقائق و معارف کا بحرِ بے کراں، نورِ مجسّم اور کائنات کا کھلا راز ہیں۔ یہ کہہ کر وہ میرے بائیں جانب بیٹھ گئیں۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ کہنے لگیں: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی، سارہ ہوں، رضی اللہ عنہا۔ پھر تیسری آگے بڑھیں اور کہا: اے آمنہؓ تمہاری مانند کون ہے کہ تم اس ذاتِ اقدس سے حاملہ ہو، جو باری تعالیٰ کے حبیبِ اعظم اور صاحبِ مدح و ثنا ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ کہہ کر وہ میری پشت کی جانب بیٹھ گئیں۔ میں نے حسب سابق پوچھا: آپ کون ہیں کہنے لگیں: میں آسیہ بنت مزاحم ہوں رضی اللہ عنہا۔

پھر چوتھی آگے بڑھیں۔ وہ اُن سب سے پرشکوہ ذی وجاہت اور حسین و

جمیلہ تھیں کہا: اے آمنہؓ! تیری مانند کون ہے کہ تم اس فخر عالم سے حاملہ ہو۔ جو براہین و معجزات کے مالک، دلائل و آیات کے حامل اور اہل زمین و آسمان کے سردار ہیں۔ علیہ من اللہ تعالیٰ افضل الصلوٰت واکمل التسلیمات

(حضورؐ پر اللہ تعالیٰ کا بہترین اور کامل ترین صلوٰۃ وسلام ہو) یہ کہہ کر وہ میرے سامنے کی طرف بیٹھ گئیں اور فرمایا: اے آمنہؓ! اپنا جسم میری طرف مائل کرو، میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ کہنے لگیں: میں مریم بنت عمران ہوں رضی اللہ عنہا ہم تمہاری دایہ ہیں اور ولادتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت انجام دینے کے لیے آئی ہیں۔

جناب سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: یہ سن کر میں ان سے مانوس ہوگئی اس دوران میں مجھے لمبے لمبے نُوری پیکر نظر آنے لگے، جو جوق در جوق میرے حجرۂ طاہرہ میں داخل ہو رہے تھے۔ اُن کی آوازیں ایک دوسرے سے ملتی جلتی تھیں۔ لیکن زُبان مختلف تھی۔ جن میں سریانی غالب تھی۔ یوں نظر آتا تھا کہ مکان کی دیواریں میری طرف جُھکی ہوئی ہیں۔ اور میرے دائیں بائیں نُور کے جُھکے اڑ رہے ہیں۔

میلادِ حبیبؐ کی خوشی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل امین علیہ السلام کو حکم دیا کہ اے جبرئیل! جنت میں پینے کے جام، بہترین خوشبوؤں سے بھر دو اور اے رضوان، خازنِ جنت! جنتی دوشیزاؤں کی زیبائش و آرائش کرو، مشک پاکیزہ کے نافے کھول دو کہ تمام مخلوقات کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ظہور فرمانے والے ہیں۔ اے جبرئیل! محبوب اعظم کے لیے، جو نور مجسم اور سب سے مقرب اور افضل و اعلیٰ ہیں، قرب و وصال کے سجادے پھیلا دو۔ مالک کو حکم دو کہ جہنم کے دروازے بند کر دے، رضوان سے کہو کہ جنت کے دروازے

کھول دے۔ اے جبرئیل! خود حُلّۂ بہشتی زیب تن کرو۔ اور زمین و آسمان کے طول و عرض میں منادی کر دو کہ محبّ و محبوب اور طالب و مطلوب کے ملنے کا وقت آگیا ہے۔ جبرئیل امین علیہ السلام نے ربّ جلیل جلّ جلالہٗ کے حکم کی تعمیل کی اور فرشتوں کو مکّہ کے پہاڑوں پر لا کھڑا کیا۔ ان فرشتوں نے کعبہ کو گھیرے میں لے لیا۔ اُن کے پاؤں سفید کافوری بادلوں کی طرح تھے۔ اطراف و اکناف میں پرندے گیت الاپنے لگے اور جنگلوں اور صحراؤں کے جانور خوشی سے شور مچانے لگے اور یہ سب کچھ کائنات کے شہنشاہِ حقیقی اللہ ربّ العزّت کے حکم سے ہوا۔

حضرت سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وقتِ ولادت اللہ تعالیٰ نے میری آنکھوں سے تمام حجابات اُٹھا دیئے اور مجھے سرزمینِ شام میں بصریٰ کے محل نظر آنے لگے۔ میں نے تین عظیم الشان جھنڈے دیکھے جو مشرق مغرب اور کعبہ کی چھت پر نصب تھے۔ اِس عالم میں مجھے پرندوں کا ایک غول نظر آیا، جن کی سونے کی طرح سُرخ چونچیں تھیں اور پَر، آبدار موتیوں کی طرح تھے۔ انہوں نے میرے حجرۂ نور میں آکر زر و جواہرات اور لُوٴلُوٴ اور مرجان نچھاور کیے وہ میرے اردگرد آکر اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے لگے۔ میں انہیں لمحہ بہ لمحہ اپنے سے ہٹاتی۔ اسی دوران میں فرشتے فوج در فوج میرے ہاں اترتے رہے۔ اُن کے ہاتھ میں سرخ سونے اور سفید چاندی کی لوبانداں تھیں۔ اور وہ عود و عنبر اور مختلف خوشبوئیں بکھیرتے رہے اور بلند آواز سے رسولِ مکرم حبیب معظم پر صلوٰۃ و سلام بھیجنے لگے۔ صلی اللہ علیہ وسلم و شرّف و عظّم۔

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے کہ چاند، خیمہ کی طرح میرے سر پر ضو فگن ہو گیا اور ستارے خوبصورت اور روشن قندیلوں کی طرح لٹک گئے۔ مجھے سفید اور کافوری شربت پیش کیا گیا، جو مشک سے زیادہ خوشبودار، دودھ سے زیادہ

سفید، شراب و شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا تھا۔ مجھے سخت پیاس محسوس ہو رہی تھی۔ لہٰذا اسے لے کر پی لیا۔ میں نے اس سے لذیذ مشروب کبھی نہیں دیکھا۔ یہ شربت پینے کے بعد مجھ پر ایک نورِ عظیم ظاہر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ ایک سفید رنگ کا پرندہ میرے کمرے میں آیا اور میرے دل پر سے پرواز کی۔

سلام بدرگاہِ خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلَامُ عَلَیْکَ مِنْ بابِ السَّلَامْ

آپ پر صلواۃ و سلام ہو ، باب سلام سے

الصلوۃ علیک السلام علیک فی جُنْحِ الظلامْ

آپ پر صلواۃ و سلام ہو ، سیاہ رات کے ایک حصے میں

الصلوۃ علیک السلام علیک یا مُظَلَّلُ بالغمام

آپ پر صلواۃ و سلام ہو ، اے فرمانروائے عالم جن پر بادلوں نے سایہ کیا

الصلوۃ علیک السلام علیک یا نسل الکرام

آپ پر صلواۃ و سلام ہو ، اے بزرگوں کی اولاد !

الصلوۃ علیک السلام علیک یا نَسْلَ الذَّبیحی

آپ پر صلواۃ و سلام ہو ، اے ذبیح علیہ السلام کے فرزند!

الصلوۃ علیک السلام علیک ذا الدِّین الصَّحیحی

آپ پر صلواۃ و سلام ہو ، اے صاحبِ دینِ صحیح !

الصلاۃ علیک السلام علیک ذا العِلْم الرجیحی

آپ پر صلواۃ و سلام ہو ، اے غالب علم والے !

الصلاۃ علیک السلام علیک ذا النُّطْق الفصیحی

آپ پر صلواۃ و سلام ہو ، اے فصیح کلام والے !

الصلاۃ علیک السلام علیک ذُوالْوَجْہِ الصَّبیحی

آپ پر صلواۃ و سلام ہو ، اے حُسنِ نمک پاش کے چہرہ والے!

الصلاۃ علیک السلام علیک طٰہٰ یا مُؤَیَّدْ

آپ پر صلواۃ و سلام ہو ، تائیدِ الٰہی سے سرفراز ۔ ماہ کامل!

الصلوۃ علیک السلام علیک طٰہٰ یا مُحَمَّدْ

آپ پر صلواۃ و سلام ہو ، اے مجد و شرف کے مالک طاہا ۔

الصلاۃ علیک السلام علیک یا مَہْدی و ہَادی

آپ پر صلواۃ و سلام ہو ، اے ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والے!

الصلاۃ علیک السلام علیک اَحْمَدُ یا مُحَمَّدْ

آپ پر صلواۃ و سلام ہو ، اے محمد و احمد

الصلاۃ علیک السلام علیک یا زَیْنَ البِلَاد

آپ پر صلواۃ و سلام ہو ، اے حسن عالم!

الصلاۃ علیک السلام علیک یا زینَ القیامہ

آپ پر صلواۃ و سلام ہو ، اے قیامت کے دن کی زینت!

الصلاۃ علیک السلام علیک یا نُورَ العبادْ

آپ پر صلواۃ و سلام ہو ، اے بندوں کے نورِ ہدایت!

الصلاۃ علیک السلام علیک مُظْہِرَ الرَّشَادْ

آپ پر صلواۃ و سلام ہو ، اے رشد و ہدایت کے ظاہر کرنے والے!

الصلاۃ علیک السلام علیک یا نسل الخلیل

آپ پر صلواۃ و سلام ہو ، اے فرزند خلیل!

الصلاۃ علیک السلام علیک من باب السلام

آپ پر صلواۃ و سلام ہو ، باب سلام سے

دُعائے میلاد شریف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ، اَللّٰھُمَّ اِنَّا قَدْ حَضَرْنَا مَوْلِدَ نَبِیِّکَ وَصَفْوَتِکَ مِنْ خَلْقِکَ فَاَفِضْ عَلَیْنَا بِبَرَکَتِہٖ خِلَعَ الْعِزِّ وَالتَّکْرِیْمِ ؛ وَاَسْکِنَّا بِجِوَارِہٖ جَنَّاتِ النَّعِیْمِ ؛ وَمَتِّعْنَا بِالنَّظَرِ اِلٰی وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ ، وَاَجِرْنَا مِنْ عِقَابِکَ الْاَلِیْمِ ، بِفَضْلِکَ وَجُوْدِکَ وَکَرَمِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ؛ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُکَ بِجَاہِ الْمُصْطَفٰی وَبِاٰلِہٖ اَھْلِ الصِّدْقِ وَالْوَفَا ؛ وَبِصَحْبِہِ الْاَبْرَارِ وَالشُّرَفَا ، کُنْ لَنَا عَوْنًا وَمُعِیْنًا وَمُسْعِفًا وَبَوِّئْنَا مِنَ الْجَنَّۃِ قُصُوْرًا وَغُرَفًا ، اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُکَ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ ، وَاٰلِہِ الْاَخْیَارِ ، اَنْ تُکَفِّرَ عَنَّا الذُّنُوْبَ وَالْاَوْزَارَ ، وَنَجِّنَا مِنْ جَمِیْعِ الْمَخَاوِفِ وَالْاَخْطَارِ ، وَتَقَبَّلْ مِنَّا مَا قَدَّمْنَاہُ مِنْ یَسِیْرِ اَعْمَالِنَا فِی السِّرِّ وَالْاِجْھَارِ ؛ وَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا اِنَّکَ عَزِیْزٌ غَفَّارٌ ؛ بَلِّغِ اللّٰھُمَّ وَاَوْصِلْ ثَوَابَ مَا قُرِیَٔ بِتَمَامِہٖ وَکَمَالِہٖ مِنْ ھٰذِہِ الْقِرَاءَۃِ الشَّرِیْفَۃِ وَالْمَوْلِدِ الشَّرِیْفِ زِیَادَۃً فِیْ شَرَفِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فِیْ شَرَفِ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاٰلِ بَیْتِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ وَاِلٰی رُوْحِ اَبِیْنَا اٰدَمَ وَاُمِّنَا حَوَّاءَ وَمَا تَنَاسَلَ مِنْھُمَا مِنَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ۔ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ

اَجْمَعِیْنَ وَصَدَقَةً جَارِیَةً مِنْ جَنَابِهِ الْمُکَرَّمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۞
اِلٰی رُوحِ مَنْ کَانَتِ التِّلَاوَةُ الشَّرِیْفَةُ لِاَجْلِهِمْ وَسَبَبِهِمْ وَجِهَتِهِمْ
وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهِمْ مِنَّا خَاصَّةً ۞ وَعَلٰی قُبُوْرِهِمْ مِنْكَ نُوْرٌ نَازِلٌ
مَوْلَانَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ۞ اَوْصِلِ اللّٰهُمَّ ثَوَابَ هٰذِهِ التِّلَاوَةِ مِنَّا اِلَیْهِمْ ۞
وَاجْعَلْهُ نُوْرًا نَازِلًا عَلَیْهِمْ وَجَافِ الْاَرْضَ عَنْ جُنُبَیْهِمْ ۞ وَافْسَحِ
اَللّٰهُمَّ لَهُمْ فِیْ قُبُوْرِهِمْ، مَدَّ بَصَرِیْهِمْ، وَارْحَمْنَا اِذَا صِرْنَا اِلَیْهِمْ
کَذٰلِكَ اللّٰهُمَّ لَهُمْ وَلِمُجَاوِرِهِمْ وَلِسُکَّانِ تُرَبِهِمْ وَلِسَائِرِ مَقَابِرِ
الْمُسْلِمِیْنَ؛ وَلَنَا وَلِوَالِدِیْنَا وَاُسْتَاذِیْنَا وَاُسْتَاذِ اُسْتَاذِیْنَا ۞ وَمَشَایِخِنَا
وَمَشَایِخِ مَشَایِخِنَا وَلِمَنْ عَلَّمَنَا ۞ وَلِمَنْ اَحْسَنَ اِلَیْنَا وَلِمَنْ لَهُ حَقُّ
الدُّعَاءِ عَلَیْنَا ۞ وَلِمَنْ اَوْصَانَا وَاَوْصَیْنَاهُ بِدُعَاءِ الْخَیْرِ لِعُبَیْدِكَ
الْحَاضِرِیْنَ السَّامِعِیْنَ ۞ وَلِکَافَّةِ اَهْلِ الْاِیْمَانِ اَجْمَعِیْنَ ۞
وَحَرِّمْنَا عَلَی النَّارِ وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ، وَادْفَعْ عَنَّا شَرَّ الظَّالِمِیْنَ ۞
بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ (تمّ)

ترجمہ

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جو جہانوں کا پروردگار ہے ۔ اور صلوٰۃ وسلام ہو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ پر اور آپ کے تمام آل واصحاب پر۔

اے اللہ، اے ارحم الراحمین! ہم تیرے نبی اور بہترین خلائق کے میلاد شریف کی محفل میں حاضر ہوئے ہیں ۔ ہمیں اس کی برکت اور اپنے فضل وکرم اور جود وعطا سے عزت وتکریم کی خلعت عطا فرما اور جنت نعیم میں حضور کے قرب میں جگہ دے ۔ اپنے دیدار سے بہرہ ور فرما اور دردناک عذاب سے پناہ دے۔

اے اللہ! ہم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور حضور کی آلِ باصفا اور اولادِ

پاک کے وسیلے سے اور حضورؐ کے نیک اور بزرگ اصحاب کے واسطے سے، تجھ سے دُعا کرتے ہیں کہ ہمارا معین و مددگار اور حامی و ناصر ہو۔ اور جنت میں ہمیں محل اور بالاخانے عطا فرما۔

اے اللہ! ہم تجھ سے نبیٔ مختار صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کی آلِ پاک کے وسیلۂ جمیلہ سے استدعا کرتے ہیں کہ ہمارے گناہوں کا کفارہ فرما اور ہمیں ہر قسم کے خوف و خطرات سے نجات عطا فرما، ظاہر و باطن میں جو تھوڑے بہت نیک عمل کیے ہیں۔ انہیں قبول فرما اور ہمارے گناہوں کو معاف فرما کہ تو غالب اور بہت بخشنے والا ہے۔

اے اللہ! جو کچھ اس محفلِ میلاد شریف میں تلاوت قرآن پاک اور نعت خوانی کی گئی ہے، اس کا ثواب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں ہدیۃً پہنچا اور پھر حضور کی آل و اصحاب اور اہلِ بیت طیبین و طاہرین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی خدمت میں اس کا ایصالِ ثواب فرما۔ اور ہمارے ماں باپ، حضرت آدم و حوّا علیہما السلام اور اُن کی نسل سے، جو انبیاء و مرسلین صلوات اللہ علیہم اجمعین ہوئے ہیں ان سب کی ارواحِ مبارکہ کو اس کا ثواب پہنچا نیز حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے صدقہ جاریہ بنا کر، اس کا ثواب اُن کی روحوں کو پہنچا، جن کی طرف سے، جن کے لیے اور جن کی خاطر یہ میلاد شریف پڑھا گیا ہے۔ جنہیں ہماری نسبت تو بہتر جانتا ہے۔

اے مولا تعالی، اے رب العالمین! اُن کی قبروں کو اپنے انوار سے روشن و منوّر کر دے، ہماری اس تلاوت کا ثواب انہیں پہنچا اور اسے نُور بنا کر اُن پر نازل فرما، اُن کے جسموں سے زمین کو دُور رکھ اور انہیں قبروں میں حدِ نگاہ تک وسعت اور کشادگی عطا فرما اور جب ہم اُن کی طرف جائیں تو ہمیں بھی اپنے

دامنِ رحمت میں لے لے۔

اسی طرح اے پروردگار! اُن پر اُن کے پڑوسیوں پر، اُن کی اور تمام مسلمانوں کی قبروں پر رہنے والوں پر، ہم پر، ہمارے والدین، اساتذہ، اساتذہ کے اساتذہ، مشائخ، مشائخ کے مشائخ، جنہوں نے ہمیں پڑھایا لکھایا، جنہوں نے ہمارے ساتھ نیکی کی اور جن کا ہمارے ذمہ دعا کا حق ہے اور جنہوں نے ہم سے دعائے خیر کی وصیت کی ہے اور جو تیرے بندے اس محفل میں حاضر ہوئے ہیں میلاد شریف کو ذوق شوق سے سنتے ہیں ان سب پر اور تمام اہلِ ایمان پر رحم و کرم فرما۔ ہمارے جسموں کو آتشِ دوزخ پر حرام کردے اور ہمیں اسلام کی حالت میں اٹھا۔ اور ظالموں کے شر سے ہمیں محفوظ فرما۔ برحمتك یا ارحم الرّاحمین والحمد للہ رب العالمین٥

مدیر اعلیٰ ماہنامہ ماہِ طیبہ سیالکوٹ

علامہ الحاج ابو الحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

کی محققانہ تصانیف

- الانوار المحمدیہ — قیمت روپے
- گیارہویں شریف — قیمت روپے
- ختم تعویذ کا جواز — صرف
- مدلل تقریریں — قیمت روپے
- اہلسنت وجماعت کون ہیں؟ — قیمت روپے
- وہابی مذہب — قیمت روپے
- ہاتھ پاؤں چومنے کا ثبوت — صرف
- الوہابیت — قیمت روپے
- خلفاء ثلاثہ اور اہلبیت کے تعلقات اور رشتہ داریاں — قیمت روپے
- قصر وہابیت پر بم — قیمت روپے
- وہابیت کا پوسٹمارٹم — (صرف)
- وہابیت و مرزائیت — قیمت روپے
- فرقہ ناجیہ — قیمت روپے
- وہابی توحید — قیمت روپے
- مرزا قادیانی کی حقیقت — قیمت روپے
- عقائد وہابیہ — قیمت روپے
- مخالفین کی پشیمانی — قیمت روپے
- گستاخی کا انجام — قیمت روپے
- سیرت غوث الثقلین — قیمت روپے
- مدلل خطبات — قیمت روپے
- تبلیغی جماعت سے اختلاف کیوں؟ — قیمت روپے
- فضائل صحابہ کبار — قیمت روپے
- میلادِ مصطفیٰ — قیمت روپے
- مشائخ قادریہ — قیمت روپے
- فقہ وہابیہ — قیمت روپے
- نجد سے قادیان براستہ دیوبند — قیمت روپے
- علماء اہلحدیث کے نام کھلا خط — قیمت روپے